النور المبین مکمل

محمد صائم عطاری(مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات)

عرض کاتب!!!

اس فائل میں آپ کو النور المبین کے مکمل نوٹس مل جائیں گے۔۔۔۔۔

اگر آپ کو کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور اطلاع فرمائیں۔۔۔۔

اگر آپ مندرجہ ذیل کتب کے ہمارے لکھے نوٹس چاہتے ہیں تو نیچے دیے گئے نمبر پہ رابطہ فرمائیں۔۔۔۔۔

(1) شرح وقایہ ((ششماہی ثانی))(2)حامی ((باب القیاس))(3)تیسیر مصطلح الحدیث(4)القصائد المنتخبہ(5)فقہ السیرہ (6)منہاج العابدین مکمل(7) تفسیر بیضاوی((ششماہی اول ششماہی ثانی))(8)ہدایہ((ششماہی اول، ششماہی ثانی))(9) فتح المنان(10)مناظرہ رشیدیہ(11)اجابۃ الغوث(12)اصول الدعوۃ والارشاد(13)الفقہ الاکبر(14) العربیہ للطالبین((المستوی الرابع))

03238599095

محمد صائم عطاری

درجہ سادسہ

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

("النورالمبین")

سوال: کتاب ""**النورالمبین**"" کتنے مقاصد میں مقید ہے؟

جواب: یہ تین مقاصد میں مقید ہے

(1) دین کے عقائد پہ عقلی و نقلی دلائل کو ذکر کرنا تاکہ غور و فکر کرنے والا تقلید کو چھوڑ کر علم یقینی کی طرف متوجہ ہو۔۔۔۔

(2) ان تمام دلائل یا اکثر دلائل کا قرآن سے ماخوذ ہونا، کیونکہ قرآن کریم اللہ کی بہت بڑی حجت اور مضبوط رسی ہے،، اور یہ بات ظاہر ہو جائے کہ قرآن کریم میں اولین و آخرین کا علم ہے۔۔۔۔۔

(3) اس کتاب میں ان بڑے مسائل کو بیان کیا گیا ہے جنہیں شریعت لے کر آئی اور ان میں سلف صالحین نے کلام کیا ہے،، ان تمام چھوٹے مسائل کو ذکر نہیں کیا گیا جو بعد میں پیدا ہوئے تاکہ اس کتاب کو پڑھنے والا ایک روشن راستے پہ چلے۔۔۔۔۔۔

سوال: یہ کتاب کن چیزوں پہ مشتمل ہے؟؟؟

جواب: یہ کتاب تین قواعد اور ایک خاتمہ پہ مشتمل ہے

پہلے قاعدہ میں الہیات کے بارے میں کلام کیا گیا ہے ۔

دوسرے قاعدے میں انبیاء کرام علیہم السلام، فرشتے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور آئمہ کرام کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

تیسرا قاعدہ آخرت کے بارے میں کلام پہ مشتمل ہے۔

-خاتمہ-

خاتمہ میں نفع دینے والی وصیت کی گئی ہے جو اس کتاب کے مقصد سے مناسبت رکھتی ہے۔۔

(الفصل الاول)

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

((فی اثبات وجود اللہ تعالیٰ وھو رب العالمین وخالق الخلق اجمعین))

سوال: اللہ پاک کے وجود پہ کتنے دلائل موجود ہیں؟؟

جواب: اللہ پاک کے وجود پہ اتنے زیادہ دلائل ہیں کہ انہیں شمار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی ان کی انتہاء تک پہنچا جا سکتا ہے،، ہر چیز اللہ کے وجود پہ دلیل ہے اور اسی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

((المسلک الاول))

سوال: مصنف نے پہلی فصل میں کتنے ""مسالک"" بیان کیے ہیں؟؟؟ نیز پہلا مسلک کس کے بارے میں ہے؟؟؟

جواب: مصنف نے پہلی فصل میں تین مسالک ذکر کیے ہیں اور پہلے مسلک میں قرآن پاک کی ان آیات سے اللہ پاک کے وجود کو ثابت کیا ہے جو آیات مختلف طرح کی موجودات مثلا::: زمین، آسمان، حیوان، سمندر، پہاڑ، ہوائیں، بارش، سورج، چاند، رات، دن وغیرہ کے بارے میں ہیں۔

سوال: مختلف اقسام کی موجودات کے بارے میں وہ آیات جن کے ذریعے مصنف نے اللہ پاک کے وجود کو ثابت کیا ہے انہیں سپرد قلم کریں۔

جواب: آیات مع ترجمہ مندرجہ ذیل ہیں

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 21 اور 22 میں اللہ پاک کا ارشاد

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (21) الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً۪-وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْۚ-فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (22)

ترجمہ کنزالعرفان

اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ امید کرتے ہوئے (عبادت کرو) کہ تمہیں پرہیزگاری مل جائے۔۔۔ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور اس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس پانی کے ذریعے تمہارے کھانے کے لئے کئی پھل پیدا کئے تو تم جان بوجھ کر اللہ کے شریک نہ بناؤ۔۔۔

::: سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 164 میں ہے

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡیَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِیۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآبَّةٍ۪ - وَّتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ

::: ترجمہ کنزالعرفان

بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی تبدیلی میں اور کشتی میں جو دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ مردہ زمین کو زندگی بخشی اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کے پابند ہیں ان سب میں یقینا عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔۔۔

::: سورۃ الروم میں ہے

وَمِنۡ اٰیٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ تَنۡتَشِرُوۡنَ (20) وَمِنۡ اٰیٰتِهٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَكُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡكُنُوۡۤا اِلَیۡهَا وَجَعَلَ بَیۡنَكُمۡ مَّوَدَّةً وَّرَحۡمَةً ؕ - اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَكَّرُوۡنَ (21) وَمِنۡ اٰیٰتِهٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِكُمۡ وَاَلۡوَانِكُمۡ ؕ - اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡعٰلِمِیۡنَ (22) وَمِنۡ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّهَارِ وَابۡتِغَآؤُكُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ - اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّسۡمَعُوۡنَ (23) وَمِنۡ اٰیٰتِهٖ یُرِیۡكُمُ الۡبَرۡقَ خَوۡفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحۡیٖ بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ - اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ (24) وَمِنۡ اٰیٰتِهٖۤ اَنۡ تَقُوۡمَ السَّمَآءُ وَالۡاَرۡضُ بِاَمۡرِهٖ ؕ - ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمۡ دَعۡوَةً ۖ مِّنَ الۡاَرۡضِ اِذَاۤ اَنۡتُمۡ تَخۡرُجُوۡنَ (25)

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر جبھی تم انسان ہو جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہو۔۔۔ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کی طرف آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔ بے شک اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں۔۔۔ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف اس کی نشانیوں میں سے ہے، بے شک اس میں علم والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔۔۔ اور رات اور دن میں تمہارا سونا اور اس کا فضل تلاش کرنا اس کی نشانیوں میں سے ہے، بے شک اس میں سننے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔۔۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہیں ڈرانے اور (بارش کی) امید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی اتارتا ہے تو اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک اس میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔۔۔ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا جبھی تم نکل پڑو گے۔ اور اسی کی ملکیت میں ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیرِ حکم ہیں۔۔۔

::: سورۃ النباء میں ہے

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا(6)وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا(7)وَّ خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا(8)وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا(9)وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا(10)وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا(11)وَّبَنَیْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا(12)وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا(13)وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا(14)لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا(15)وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا(16)

::: ترجمہ کنزالعرفان

ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں۔ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا۔ اور تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا۔ اور رات کو ڈھانپ دینے والی بنایا۔ اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا۔ اور تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔ اور ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) بنایا۔ اور بدلیوں سے زوردار پانی اُتارا۔ تاکہ اس کے ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں۔ اور گھنے باغات۔

الغرض قرآن کریم میں جتنی بھی ایسی آیات آئی ہیں ہر ہر آیت اللہ کے وجود پہ دلالت کرتی ہے۔

سوال: مصنف کے نزدیک انسان کے قریب ترین ایسی کون سی چیز ہے جس میں اگر غور و فکر کیا جائے تو اللہ پاک کا وجود ثابت ہوتا ہے ؟؟؟ تفصیلا بیان کریں۔

جواب: وہ چیز انسان کا اپنا نفس ہے،، اگر انسان اپنے اندر کی عمدہ تدبیر اور عجیب کاریگری پہ غور کرے تو اللہ کا وجود ثابت ہوتا ہے،، اس سے انسان اللہ پاک کی معرفت حاصل کر سکتا ہے۔۔

چنانچہ اللہ پاک نے سورۃ المؤمنون میں ارشاد فرمایا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ(12)ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ(13)ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ- ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ- فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ(14)ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ(15

ترجمہ کنزالعرفان

اور بیشک ہم نے انسان کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا۔ پھر اس کو ایک مضبوط ٹھہراؤ میں پانی کی بوند بنایا۔۔۔ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو جما ہوا خون بنادیا پھر جمے ہوئے خون کو گوشت کی بوٹی بنادیا پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں بنادیا پھر ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت پہنایا، پھر اسے ایک دوسری صورت بنادیا تو بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔۔۔ پھر اس کے بعد تم ضرور مرنے والے ہو۔۔۔

::: سورۃ الذاریات میں فرمان باری تعالیٰ ہے

وَفِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور خود تمہاری ذاتوں میں، تو کیا تم دیکھتے نہیں؟؟؟

گندے پانی سے انسان کو پیدا کرنے کی ترتیب ((یعنی انسان پہلے نطفہ تھا پھر اسے جما ہوا خون بنایا گیا پھر اسے گوشت کا لوتھڑا بنایا گیا پھر ہڈیاں اور پھر ہڈیوں پہ گوشت چڑھایا گیا))،، انسان کی ہڈیوں اور رگوں کے مختلف ہونے کے باوجود ان کی ترکیب ((یعنی تمام رگیں اور ہڈیاں ایک دوسرے سے مختلف ہیں)) اور ان رگوں اور ہڈیوں کا اپنے نفع کے ساتھ خاص ہونا ((یعنی ہر رگ اور ہر ہڈی کا اپنا اپنا نفع ہے))،، جسم کے ہر عضو کو اس کی ضرورت کی مقدار خوراک پہنچنے کا نظام،، انسان کے اندر پیدا کی گئی قوتوں کا مختلف ہونا ((انسان کے اندر قوتیں بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں جو قوت دائیں ہاتھ میں ہے وہ بائیں ہاتھ میں نہیں ہے)) اور انسان کو عقل کے ساتھ خاص کرنا تاکہ وہ جانوروں سے ممتاز ہو جائے یہ ساری باتیں کتنی ہی عجیب ہیں؟؟؟ انسان کا آنکھوں سے دیکھنا، کانوں سے سننا، زبان سے کلام کرنا، دونوں ہاتھوں سے پکڑنا اور ان کے علاوہ ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اگر کوئی شخص انہیں شمار کرنا شروع کرے تو اس کی زندگی ختم ہو جائے گی لیکن یہ عجائبات ختم نہیں ہوں گے،، یہ تمام چیزیں اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ واقعی کوئی ایسی ذات ہے جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا اور وہ ذات اللہ پاک کی ذات ہے۔۔۔۔۔

سوال: کیا انسان کے علاوہ بھی کائنات میں ایسی اشیاء موجود ہیں جو اللہ کے وجود پہ دلالت کرتی ہیں؟؟؟

جواب: جی ہاں،، انسان کے ساتھ ساتھ اس کائنات کی تمام چیزیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں غور وخوض کیا جائے تو بندہ اس نتیجے پہ پہنچتا ہے کہ واقعی اللہ پاک کی ذات موجود ہے جیسا کہ آسمان وغیرہ،، آسمان کی پیدائش میں ایسی عجیب وغریب حکمتیں ہیں کہ انسانی سوچ وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔۔۔

چنانچہ اللہ پاک نے سورۃ النازعات میں فرمایا

ءَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا (27) رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰىهَا (28) وَاَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰٮهَا (29) وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِكَ دَحٰٮهَا (30) اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰٮهَا (31) وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰٮهَا (32) مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ (33)

ترجمہ کنزالعرفان

کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا؟ اسے اللہ نے بنایا۔۔۔ اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا۔ اور اس کی رات کو تاریک کیا اور اس کے نور کو ظاہر کیا۔ اور اس کے بعد زمین پھیلائی۔ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو جمایا۔ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے۔۔۔۔

الغرض اگر کائنات کی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز میں بھی غور وخوض کیا جائے تو ہر چیز زبان حال سے بتائے گی کہ واقعی کوئی ایسی ذات ہے جس نے یہ سب کچھ بنایا، یہ سب کچھ خود سے نہیں بنا بلکہ ایسا خالق اور مدبر موجود ہے جس نے اس پورے نظام کو ترتیب دیا ہے۔۔۔۔

سوال: اس بات پہ کیا دلیل ہے کہ تمام چیزیں پہلے موجود نہیں تھیں اور پھر بعد میں بنائی گئیں ؟

:جواب: اس پہ دو طریقوں سے دلیل دی جاسکتی ہے

(1) یہ تمام چیزیں متغیر الصفات ہیں،، ان کی حرکات وسکنات بدلتی رہتی ہیں اور جو چیز متغیر الصفات ہو وہ قدیم نہیں ہوتی بلکہ حادث ہوتی ہے ((یعنی پہلے سے موجود نہیں ہوتی بلکہ بعد میں بنائی جاتی ہے))۔۔۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام نے جب سورج، ستارے اور چاند کو دیکھا تھا تو ان کی حالت تبدیل ہونے کی وجہ سے اس بات پر استدلال کیا تھا کہ یہ چیزیں رب نہیں ہو سکتیں کیوں کہ یہ متغیر الصفات ہیں اور جو متغیر الصفات ہیں وہ قدیم نہیں بلکہ حادث ہوتی ہیں۔۔۔۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام کے استدلال کے حوالے سے قرآن میں اللہ پاک ارشاد ہے

فَلَمَّا جَنَّ عَلَیۡهِ الَّیۡلُ رَاٰ كَوۡكَبًا‌ ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّىۡ‌ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الۡاٰفِلِیۡنَ (76) فَلَمَّا رَاَ الۡقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّىۡ‌ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَٮِٕنۡ لَّمۡ یَهۡدِنِىۡ
رَبِّىۡ لَاَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡقَوۡمِ الضَّآلِّیۡنَ (77) فَلَمَّا رَاَ الشَّمۡسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّىۡ هٰذَاۤ اَكۡبَرُ‌ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتۡ قَالَ یٰقَوۡمِ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ (78) اِنِّىۡ وَجَّهۡتُ
وَجۡهِىَ لِلَّذِىۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا‌ وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ (79)

ترجمہ کنزالعرفان

پھر جب ان پر رات کا اندھیرا چھایا تو ایک تارا دیکھا، فرمایا: کیا اسے میرا رب ٹھہراتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا: میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر جب چاند چمکتا دیکھا تو فرمایا: کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا: اگر مجھے میرے رب نے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں بھی گمراہ لوگوں میں سے ہوتا۔ پھر جب سورج کو چمکتا دیکھا تو فرمایا: کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا: اے میری قوم! میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو۔۔۔ میں نے ہر باطل سے جدا ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔۔

(2) ان تمام چیزوں کے حادث ہونے پہ دوسرے طریقے سے یوں دلیل دی جاسکتی ہے کہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ وہ پہلے نہیں تھا بلکہ بعد میں بنایا گیا اور اپنے علاوہ دیگر چیزوں میں بھی وہ اس بات کا مشاہدہ کرتا ہے کہ یہ تمام چیزیں بعد میں بنائی گئیں۔۔۔

چنانچہ اللہ پاک نے سورۃ الدھر میں ارشاد فرمایا

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْــٴًـا مَّذْكُوْرًا

ترجمہ کنزالعرفان

بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ وہ کوئی ذکر کے قابل چیز نہ تھا۔۔۔

سورۃ مریم میں فرمان باری تعالی ہے

وَ قَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَیْــٴًـا

ترجمہ کنزالعرفان

اور میں نے تو اس سے پہلے تجھے پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے۔۔۔

انسانوں کے علاوہ دیگر چیزوں مثلا نباتات جمادات وغیرہ کے بارے میں بھی مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ چیزیں پہلے موجود نہیں تھیں بلکہ بعد میں یہ وقوع پذیر ہوئیں۔۔۔

اس حوالے سے سورۃ الحج میں اللہ پاک نے فرمایا

وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ۔

ترجمہ کنزالعرفان

اور تو زمین کو مرجھایا ہوا دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں تو وہ (تروتازہ ہو کر) لہلہاتی ہے اور بڑھتی ہے اور وہ ہر قسم کا خوبصورت سبزہ اگاتی ہے۔

ان واضح دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اللہ پاک کے علاوہ تمام چیزیں حادث ہیں اور بعد میں بنائی گئیں۔

سوال: اس بات پہ کیا دلیل ہے کہ تمام چیزیں اپنے وجود میں اللہ پاک کی محتاج ہیں؟؟؟

جواب: اس کا جواب مصنف نے تین طریقوں سے دیا ہے:

(1) کوئی بھی چیز اپنے آپ کو نہیں بنا سکتی لہذا بنانے والے کا اس چیز سے پہلے موجود ہونا ضروری ہے،، چنانچہ اللہ پاک نے اس پہ تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ

ترجمہ کنزالعرفان

کیا وہ کسی شے کے بغیر ہی پیدا کر دیئے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں؟

اگر انسان اپنے بارے میں غور کرے تو وہ جان لے گا کہ وہ اپنے وجود سے پہلے ہونے والے کسی بھی واقعے کو نہیں جانتا تو پھر کیسے وہ خود کو پیدا کر سکتا ہے ((حالانکہ اسے اپنے وجود سے پہلے واقع ہونے والے واقعات کا بھی علم نہیں))

::: چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے

مَاۤ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ۪-

ترجمہ کنزالعرفان

نہ میں نے انہیں آسمانوں اور زمین کو بناتے وقت حاضر رکھا تھا اور نہ خود ان کے بناتے وقت۔۔۔

(2) تمام مصنوعات دو اقسام کی ہیں۔۔

وہ مصنوعات جنہیں انسان بنا سکتا ہے **مثلا::: کتاب، گھر وغیرہ**

دوسری قسم کی وہ مصنوعات ہیں جنہیں انسان نہیں بنا سکتا **مثلا::: گندے پانی سے انسان پیدا کرنا**، درخت سے پھل نکالنا وغیرہ۔۔۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ پہلی قسم کی مصنوعات اپنے بنانے والے کی محتاج ہیں،، تو جب کوئی شخص کسی کتاب یا گھر کو دیکھے گا تو اس کے ذہن میں پہلی بات ہی یہی آئے گی کہ ضرور اس گھر یا اس کتاب کو کسی نے بنایا ہے۔۔۔ بلکل اسی طرح دوسری قسم کی مصنوعات بھی اپنے بنانے والے کی محتاج ہیں بلکہ یہ پہلی قسم کی مصنوعات کی بنسبت زیادہ محتاج ہیں کیونکہ ان کو بنانا زیادہ عجیب ہے اور حکمت کے آثار ان میں زیادہ ظاہر ہیں۔۔۔

::: چنانچہ اللہ پاک کا فرمان ہے

مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍؕ-فَارْجِعِ الْبَصَرَۙ-هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ (3) ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّ هُوَ حَسِیْرٌ

::: ترجمہ کنزالعرفان

(اے بندے!) تو رحمٰن کے بنانے میں کوئی فرق نہیں دیکھے گا پس تو نگاہ اٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ، نگاہ تیری طرف ناکام ہو کر تھکی ماندی پلٹ آئے گی۔۔۔۔

::: سورۃ""ق""میں فرمان باری تعالیٰ ہے

اَفَلَمْ یَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَیْفَ بَنَیْنٰهَا وَ زَیَّنّٰهَا وَ مَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ

::: ترجمہ کنزالعرفان

تو کیا انہوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اسے کیسے بنایا اور سجایا اور اس میں کہیں کوئی شگاف نہیں۔۔۔۔

عقلی طور پہ یہ بات ثابت ہے ایک چیز پائی بھی جا سکتی ہے اور نہیں بھی پائی جا سکتی،، کسی چیز کا پایا جانا اس بات پہ دلیل ہے کہ وہ اس سے پہلے موجود (3) نہیں تھی اور کوئی ایسی ذات ہے جو اس کو عدم سے وجود میں لائی۔۔۔۔۔

::: چنانچہ اللہ پاک کا فرمان ہے

وَ رَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَ یَخْتَارُؕ۔۔۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور (جو چاہتا ہے) پسند کرتا ہے۔۔۔۔

سوال: اس بات پہ کیا دلیل ہے کہ تمام موجودات کا خالق صرف اللہ پاک ہے؟؟؟

جواب: تمام موجودات کا خالق صرف اللہ پاک ہے کیونکہ مخلوق کی تین اقسام ہیں

زندہ اور عاقل مخلوق مثلا::: انسان

زندہ اور غیر عاقل،، مثلا::: چوپائے

بے جان مخلوق مثلا::: آسمان، زمین، ستارے، چاند سورج وغیرہ۔۔۔

جامعۃ المدینہ گجرات

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ زندہ اور عاقل مخلوق انسان کو پانی سے پیدا نہیں کر سکتی اور نہ ہی درخت سے پھل نکال سکتی ہے،، جب عاقل اور زندہ مخلوق کا یہ حال ہے تو بقیہ دونوں مخلوقات بدرجہ اولی اس کام پہ قادر نہیں لہذا ثابت ہوا کہ ان تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا ان کی جنس سے نہیں ہے بلکہ وہ ان سے عظیم ہے اور وہ اللہ پاک ہے۔۔۔۔۔

اگر تمام مخلوقات مل کر چیونٹی بنانے کی کوشش کریں تو وہ ناکام ہو جائیں گی،، جب ایک چیونٹی بنانے سے تمام مخلوقات عاجز ہیں تو اس سے بڑی چیز بنانے سے بدرجہ اولیٰ عاجز ہوں گی۔۔۔

::: چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے

-اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ

::: ترجمہ کنزالعرفان

بیشک اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ ہر گز ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کر سکیں گے اگرچہ سب اس کیلئے جمع ہو جائیں۔۔۔

::: اللہ پاک نے قرآن کریم میں جگہ جگہ اس بات پہ تنبیہ کی ہے کہ صرف وہی خالق ہے اس کے علاوہ کوئی بھی خالق نہیں،، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءًۚ-فَاَنْۢ بَتْنَا بِهٖ حَدَآىٕقَ ذَاتَ بَهْجَةٍۚ-مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَاؕ-ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ-بَلْ هُمْ
قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ (60) اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَ جَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًاؕ-ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ-بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا
یَعْلَمُوْنَ (61) اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِؕ-ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ-قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (62) اَمَّنْ یَّهْدِیْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ
مَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖؕ-ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ-تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ (63) اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِؕ-
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ-قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (64)

::: ترجمہ کنزالعرفان

یا وہ بہتر ہے جس نے آسمان و زمین بنائے اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس پانی سے بارونق باغ اگائے۔ تمہارے لئے ممکن نہ تھا کہ تم ان (باغوں) کے درخت اگا دیتے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (ہرگز نہیں،) بلکہ وہ لوگ شریک ٹھہراتے ہیں۔۔۔ یا وہ بہتر ہے جس نے رہائش کیلئے زمین بنائی اور اس کے درمیان میں نہریں بنائیں اور اس کے لئے لنگر بنائے اور دو سمندروں کے درمیان آڑ رکھی۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں۔۔۔ یا وہ بہتر جو مجبور کی فریاد سنتا ہے جب وہ اسے پکارے اور برائی ٹال دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔۔۔ یا وہ بہتر ہے جو تمہیں خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے اور

وہ جو ہوائیں بھیجتا ہے اس حال میں کہ وہ ہوائیں اللہ کی رحمت سے پہلے خوشخبری دے رہی ہوتی ہیں۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ اللہ ان کے شرک سے بلند و بالا ہے۔۔ وہ بہتر ہے جو خلق کی ابتداء فرماتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم فرماؤ: اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔۔۔

((المسلک الثانی))

((الاستدلال باخبار الانبیاء))

سوال: انبیاء نے مخلوق کو کس کی طرف بلایا؟؟؟

جواب: نبیاء نے مخلوق کو اللہ پر ایمان لانے کی دعوت دی اور ان کی اس دعوت کو قبول کرنا اور ان کی دی ہوئی خبروں کی تصدیق کرنا واجب ہے۔۔

سوال انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھوں پہ ایسی کن چیزوں کا ظہور ہوا جن پہ ایک عام انسان قادر نہیں ہو سکتا؟؟؟

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھوں پہ معجزات کا ظہور ہوا مثلا::: چٹان سے اونٹنی کا نکلنا، عصا کا سانپ بن جانا، مردوں کو زندہ کرنا، چاند کے دو ٹکڑے کرنا، انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کرنا وغیرہ،، یہ ایسی چیزیں ہیں جن پہ ایک عام انسان قادر نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

سوال: انبیاء کی تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا؟؟؟ نیز جنہوں نے انبیاء کی تصدیق کی ان کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟؟؟

جواب: جنہوں نے انبیاء کو جھٹلایا ان کو مختلف طرح کے عذاب دیے گیے،، جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے

فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًاۚ-وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُۚ-وَ مِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَۚ-وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَاۚ-وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ

::: ترجمہ کنز العرفان

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

تو ان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا اور ان میں کسی کو خوفناک آواز نے پکڑ لیا اور ان میں کسی کو زمین میں دھنسا دیا اور ان میں کسی کو ڈبو دیا اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔۔۔

::: اور وہ لوگ جنہوں نے انبیاء کی تصدیق کی انہیں اللہ پاک نے نجات عطا فرمائی،، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے

ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

::: ترجمہ کنزالعرفان

پھر ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔۔۔۔

::: ان کے علاوہ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات پہ مشتمل کثیر قرآنی آیات موجود ہیں۔۔

سوال: انبیاء کرام علیہم السلام کی خبروں کا علم تو اللہ پاک کے خبر دینے سے ہوا پس وہ شخص جو شریعت کا ہی انکار کر دے اس کے لیے یہ کیسے دلیل بن سکتی ہیں ؟؟؟

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات اور ان کو جھٹلانے والوں کو ہلاک کرنا یہ شریعت سے بھی معلوم ہوتا ہے اور اس کے علاوہ دیگر ذرائع سے بھی ان چیزوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔۔۔۔

انبیاء کے معجزات اور ان کی تکذیب کرنے والوں کو ہلاک کرنے کے واقعات ایسے بڑے امور ہیں جو پوشیدہ نہیں ہیں،، اللہ پاک نے انہیں قرآن اور دیگر آسمانی کتب میں ذکر کیا ہے اس کے علاوہ مختلف قوموں نے ان واقعات کو اہل کتاب، حکماء، مورخین اور شعراء وغیرہ سے نقل کیا ہے لہذا یہ چیزیں صرف شریعت سے نہیں بلکہ دیگر ذرائع سے بھی ثابت ہیں۔۔۔

::: اس کے علاوہ وہ اقوام جن کو ہلاک کیا گیا ان کے علاقوں کے کھنڈرات بھی اس چیز کی گواہی دے رہے ہیں جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے

قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ

ترجمہ کنزالعرفان

تم فرمادو: زمین میں سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟

::: سورۃ العنکبوت میں ہے

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور (ہم نے) عاد اور ثمود کو (ہلاک کیا) اور ان کی رہائش کے مقامات تمہارے لئے ظاہر ہو چکے۔۔۔

ان سب باتوں سے ثابت ہوا کہ جو شخص شریعت کا انکار کرتا ہو اس کے لیے بھی ان خبروں کو جھٹلانے کی گنجائش نہیں کیونکہ شریعت کے ساتھ ساتھ یہ باتیں سینہ بہ سینہ نقل ہوتی آئیں اور ان قوموں کے کھنڈرات بھی ان خبروں کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں۔۔۔۔۔

((المسلک الثالث))

((أن وجود اللہ تعالی تشھد بہ الفطرۃ السلیمۃ))

سوال عقل سلیم کس طرح اللہ پاک کے وجود پہ گواہی دیتی ہے؟

جواب: ہر انسان کے اندر بندگی کی صفت پائی جاتی ہے اور ہر شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ ربوبیت کے تحت ہے اور جب وہ اپنے اردگرد نگاہ دوڑاتا ہے تو اس کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ ضرور اس کائنات کا کوئی نہ کوئی بنانے والا ہے۔۔۔۔

::: **چنانچہ اللہ پاک کا ارشاد ہے**

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًاؕ-فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَاؕ

::: ترجمہ کنزالعرفان

تو ہر باطل سے الگ ہو کر اپنا چہرہ اللہ کی اطاعت کیلئے سیدھا رکھو۔ (یہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے "" ہر بچہ فطرت اسلام پہ پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں "" ۔۔۔

::: اس معنی کی طرف اللہ پاک نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْؕ-قَالُوْا بَلٰىۛۚ-شَهِدْنَاۛۚ-اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ۔۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور اے محبوب! یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا (اور فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم نے گواہی دی۔ (یہ اس لئے ہوا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی۔۔۔

ان تمام آیات اور حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر بچہ فطرت اسلام پہ پیدا ہوتا ہے بعد میں اس کا مذہب تبدیل کر دیا جاتا ہے اور عقل سلیم اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ واقعی اس کائنات کو کوئی نہ کوئی بنانے والا ہے۔۔۔۔

((الفصل الثانی))

(("فی التوحید و معنیٰ قولنا "لا الٰہ الا اللّٰہ))

سوال: اللہ پاک کے بارے میں مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟؟؟

جواب: اللہ پاک ایک معبود ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں،، کوئی اللہ پاک کا شریک نہیں ہے،، وہ بے مثال ہے،، نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے،، وہ ہر عیب سے پاک ہے۔۔۔۔

::: جیسا کہ اللہ پاک نے سورۃ الاخلاص میں فرمایا

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (1) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (2) لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (3) وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (4)

::: ترجمہ کنزالعرفان

تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور کوئی اس کے برابر نہیں۔۔۔

سوال: اللہ پاک کے ایک ہونے پہ کیا دلیل ہے؟؟؟

جواب:: اس کا جواب مصنف نے چار طریقوں سے دیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

(1) ہر چیز پیدا کی گئی ہے اور اس چیز کو پیدا کرنے والا خالق ایک ہی ہے کیونکہ دو فاعلوں سے ایک فعل کا صدور ہونا ناممکن ہے لہذا ثابت ہوا کہ وہ خالق ایک ہی ہے اور وہ اللہ پاک ہے۔۔۔

::: اس بارے میں قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور لوگوں نے اس کے سوا بہت سے معبود بنالئے جو کسی شے کو پیدا نہیں کرتے بلکہ خود انہیں بنایا جاتا ہے۔۔۔

::: سورۃ فاطر میں فرمان خداوندی ہے

قُلْ اَرَءَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِؕ-اَرُوْنِیْ مَا ذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِۚ۔۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

تم فرماؤ: بھلا اپنے وہ شریک تو بتلاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کونسا حصہ بنایا ہے یا آسمانوں میں ان کی کوئی شرکت ہے۔۔۔

::: سورۃ لقمان میں ہے

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَا ذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖؕ

::: ترجمہ کنزالعرفان

یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے تو (اے مشرکو!) تم مجھے کوئی ایسی چیز دکھاؤ جو اللہ کے سوا اوروں نے بنائی ہو۔۔۔

(2) مصنف نے دوسرے طریقے سے یوں جواب دیا ہے کہ اللہ پاک کے علاوہ ہر چیز حادث اور مخلوق ہے،، اور مخلوق اپنے خالق کی شریک نہیں ہو سکتی کیونکہ کوئی اللہ پاک کی مثل نہیں ہے،، اللہ جب چاہے کسی کو پیدا کرے جب چاہے کسی کو موت دے دے یہ سب اس کے اختیار میں ہے۔۔۔۔۔

::: اس بات کو اللہ پاک نے سورۃ الاعراف میں یوں بیان فرمایا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ

مرکزی جامعۃ المدینۃ گجرات

::: ترجمہ کنزالعرفان

بیشک وہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمہاری طرح بندے ہیں۔۔۔۔

::: سورۃ الانعام میں ہے

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍؕ۔۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

تم فرماؤ، کیا اللہ کے سوا اور رب طلب کروں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے۔۔۔۔

(3) اگر ہم دو معبود فرض کریں اور ان میں سے ایک معبود کسی شخص کو مارنے کا ارادہ جبکہ دوسرا معبود اسے زندہ رکھنے کا ارادہ کرے،، یا ایک معبود کسی چیز کو حرکت دینے کا ارادہ کرے اور دوسرا معبود اسی چیز کو ساکن کرنے کا ارادہ کرے تو ان کے ارادے کے نافذ ہونے میں تین صورتیں بنیں گی۔۔۔

::: پہلی

ان دونوں معبودوں کا ارادہ نافذ ہو گا اور یہ چیز ناممکن ہے کیونکہ ایک شخص ایک ہی وقت میں زندہ اور مردہ نہیں ہو سکتا یا تو وہ زندہ ہو گا یا مردہ،، یونہی ایک چیز ایک ہی وقت میں حرکت اور سکون کے ساتھ متصف نہیں ہو سکتی یا تو وہ چیز حرکت کرے گی یا ساکن رہے گی۔۔۔۔۔

::: دوسری

ان میں سے کسی کا ارادہ نافذ نہیں ہو گا اور ایسا ہونا بھی ناممکن ہے۔۔۔۔

::: تیسری

ایک کا ارادہ نافذ ہو گا اور دوسرے کا نہیں ہو گا،، اور جس کا ارادہ نافذ نہیں ہو گا وہ مغلوب و مقہور کہلائے گا اور معبود کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا،، لہذا ثابت ہوا معبود ایک ہی ہے۔۔۔۔۔۔

::: اس بات کو اللہ پاک نے سورۃ الانبیاء میں یوں بیان کیا ہے

لَوْ كَانَ فِیْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَاۚ

::: ترجمہ کنزالعرفان

اگر آسمان وزمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو ضرور آسمان وزمین تباہ ہو جاتے۔۔۔

::: سورۃ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا۔۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

تم فرماؤ: جیسا کافر کہہ رہے ہیں اس طرح اگر اللہ کے ساتھ اور معبود ہوتے جب تو وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے۔۔۔

(4) اگر اس کائنات میں دو معبود ہوتے تو وہ دونوں اپنی اپنی مخلوق کو ایک دوسرے سے جدا رکھتے لیکن یہاں تو تمام مخلوقات کا ایک دوسرے سے تعلق ہے،، تو یہ اس بات پہ دلیل ہے کہ ان تمام چیزوں کو پیدا کرنے والا ایک ہی ہے۔۔۔۔۔

ایک مخلوق کا دوسری مخلوق کے ساتھ تعلق کا یہ مطلب ہے کہ تمام انسان اور حیوانات زمین سے اگنے والی نباتات سے غذا حاصل کرتے ہیں،، یہ نباتات بارش کی وجہ سے اگتی ہیں اور بادلوں کو ہوائیں آسمان میں لیے پھرتی ہیں۔۔۔ یونہی سورج اور چاند اپنے مخصوص مدار میں گردش کرتے ہیں اور اس کے کثیر فوائد حاصل ہوتے ہیں مثلا::: پھلوں کا درست ہونا، دن اور رات کا بدلنا، موسموں کا بدلنا، سالوں اور مہینوں کی معرفت ہونا،، تو یوں تمام مخلوقات کا آپس میں ایک دوسرے سے تعلق قائم ہے۔۔۔۔۔

ایک شہر میں ایک سے زیادہ حاکم نہیں ہوسکتے یونہی ایک کائنات کو پیدا کرنے والے دو نہیں ہوسکتے بلکہ تمام چیزوں کا خالق ومالک بس ایک اللہ ہے۔۔۔

::: اس بات کو اللہ پاک نے سورۃ المؤمنون میں یوں بیان کیا ہے

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ

::: ترجمہ کنزالعرفان

اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی مخلوق لے جاتا اور ضرور ان میں سے ایک دوسرے پر بڑائی وغلبہ چاہتا۔۔۔

((مسئلہ فی الرد علی النصاری))

سوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟؟؟

جواب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ پاک کے بندے اور اس کے رسول ہیں،، اللہ پاک نے انہیں بغیر باپ کے حضرت مریم کے بطن سے پیدا کیا،، ان کے ہاتھوں پہ کئی معجزات کا ظہور ہوا مثلا::: ماں کی گود میں کلام کرنا اور مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ۔۔۔یہ تمام معجزات ان کی نبوت اور رسالت کے سچے ہونے پہ دلالت کرتے ہیں۔

سوال : عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا عقیدہ ہے ؟؟؟

جواب: عیسائیوں نے حضرے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کافی زیادہ غلو کیا،، ان کو اللہ کا بیٹا قرار دیا۔۔۔

::: اللہ پاک نے ان کو ان کے اس کفر سے رجوع کرنے کی دعوت دی اور ان کے باطل عقیدے کا رد بھی کیا،، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّؕ-اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗۚ-اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ٘-فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ﱡ-وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌؕ-اِنْتَهُوْا خَیْرًا لَّكُمْؕ-اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌؕ-سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ٘-لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ-وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا(171) لَنْ یَّسْتَنْكِفَ الْمَسِیْحُ اَنْ یَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَ لَا الْمَلٰٓىٕكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَؕ-وَ مَنْ یَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یَسْتَكْبِرْ فَسَیَحْشُرُهُمْ اِلَیْهِ جَمِیْعًا(172)

::: ترجمہ کنزالعرفان

اے کتاب والو! اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ پر سچ کے سوا کوئی بات نہ کہو۔ بیشک مسیح، مریم کا بیٹا عیسیٰ صرف اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے جو اس نے مریم کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک خاص روح ہے تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو (کہ معبود) تین ہیں۔ (اِس سے) باز رہو، (یہ) تمہارے لئے بہتر ہے۔ صرف اللہ ہی ایک معبود ہے، وہ پاک ہے اس سے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کافی کارساز ہے۔۔۔نہ تو مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ عار کرتا ہے اور نہ مقرب فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو عنقریب وہ ان سب کو اپنے پاس جمع کرے گا۔۔۔

اس کے علاوہ عیسائیوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مباہلہ کرنے کی دعوت دی تاکہ حق اور باطل واضح ہو جائے لیکن عیسائیوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا،، وہ لوگ جنہیں اللہ پاک نے توفیق دی وہ اسلام لے آئے بقیہ اپنی گمراہی میں بھٹکتے رہے۔۔

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نصاریٰ کیا اختلاف کرتے ہیں ؟؟؟

جواب : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں نصاریٰ کے تین گروہ ہیں

(1) ایک گروہ کہتا ہے کہ عیسی علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا ۙ

ترجمہ کنزالعرفان

اور مشرکوں نے کہا: اللہ نے اپنے لئے اولاد بنا رکھی ہے۔۔۔

(2) دوسرا گروہ کہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی اللہ ہیں۔۔۔۔

جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان

بیشک وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح بن مریم ہے۔۔۔۔

(3) تیسرا گروہ تثلیث کا قائل ہے۔۔۔۔

جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ

ترجمہ کنزالعرفان

بیشک وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا: بیشک اللہ تین (معبودوں) میں سے تیسرا ہے۔۔۔۔

سوال: وہ لوگ جو حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ پاک کا بیٹا مانتے ہیں ان کا رد بلیغ کریں۔۔

جواب ان کا رد مصنف نے چار طریقوں سے کیا ہے

(1) اللہ پاک بغیر باپ کے اولاد پیدا کرنے پر قادر ہے جیسا کہ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔۔۔۔

::: چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

جامعۃ المدینہ گجرات

ترجمہ کنزالعرفان

بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے جسے اللہ نے مٹی سے بنایا پھر اسے فرمایا: "ہو جا" تو وہ فوراً ہو گیا۔۔۔

(2) اولاد اور بیوی کا اپنے باپ اور شوہر کی جنس میں سے ہونا ضروری ہے جبکہ اللہ پاک کی تو کوئی جنس ہی نہیں کیونکہ اس کی مثل کوئی ہے ہی نہیں، لہذا ثابت ہوا کہ اللہ پاک کی نہ اولاد ہے اور نہ بیوی۔۔۔۔۔

::: جیسا کہ سورۃ المائدہ میں اللہ کا فرمان ہے

مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌۚ-قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُؕ-وَ اُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌؕ-كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَؕ۔۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

مسیح بن مریم تو صرف ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں اور اس کی ماں صدیقہ (بہت سچی) ہے۔ وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔۔۔

(3) بیوی اور اولاد اس لیے ہوتی ہے تاکہ ان سے حاجت پوری کی جائے جبکہ اللہ پاک تمام حاجتوں سے پاک ہے تو اس کا اولاد اور بیوی بنانا کیسے درست ہو سکتا ہے ؟؟؟

::: سورۃ یونس میں فرمان باری تعالیٰ ہے

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗؕ-هُوَ الْغَنِیُّؕ-لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ۔۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

کافروں نے) کہا: اللہ نے اپنے لیے اولاد بنا رکھی ہے۔ وہ پاک ہے، وہی بے نیاز ہے، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔۔۔۔

(4) اللہ پاک کے علاوہ تمام چیزیں اس کا غیر ہیں اور اس کی مخلوق ہیں جبکہ اولاد باپ کی مخلوق نہیں ہو سکتی۔۔۔

::: چنانچہ سورۃ مریم میں ارشاد ہے

مَا یَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا (92) اِنْ كُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا (93)

ترجمہ کنزالعرفان

حالانکہ رحمٰن کے لائق نہیں کہ اولاد اختیار کرے---۔ آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب رحمٰن کے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے----۔

سوال: وہ لوگ جن کا کہنا ہے کہ مسیح ہی اللہ ہے،، ان کے باطل عقیدے کا رد کریں----۔

جواب: ان کا رد چار طریقوں سے ہے

(1) مسیح اللہ پاک کی عبادت کیا کرتے تھے تو وہ اللہ کیسے ہو سکتے ہیں؟؟؟

(2) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کھاتے پیتے تھے،، انہیں بھوک اور پیاس بھی لگتی تھی اور اس کے علاوہ دیگر امور بشریہ بھی ان پہ جاری ہوتے تھے اور یہ چیزیں اللہ کی شایانِ شان نہیں ہے ((وہ بھوک، پیاس، نیند وغیرہ سے پاک ہے))----۔

(3) جو عیسائی مسیح کو اللہ کہتے ہیں انہی کا کہنا ہے کہ مسیح علیہ السلام کو سولی دے کر شہید کر دیا گیا تھا،، ان کی اپنی یہ بات ان کے عقیدے کے خلاف ہے کیونکہ اللہ پاک تو وہ ذات ہے ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا--۔

عیسائیوں نے عیسی علیہ السلام کو شہید کرنے کی جھوٹی بات یہودیوں کے جھوٹ سے نقل کی ہے یعنی ان کا دین سرے سے ہی باطل ہے،، ان شاء اللہ عزوجل حضرت عیسی علیہ السلام قیامت کے قریب تشریف لائیں گے اور صلیب کو توڑیں گے-----۔

(4) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے چھوٹے تھے اور پھر بڑے ہو گئے،، جبکہ اللہ پاک ایسی چیزوں سے پاک ہے---۔

سوال: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ پاک تین میں سے تیسرا ہے،، ان کے رد پہ دلائل دیں---۔

جواب: اس کا رد تین طریقوں سے ہے

(1) پہلا طریقہ تو وہی ہے جو توحید کے باب میں بیان کر دیا گیا کہ دو معبودوں کا وجود ممکن نہیں----۔

(2) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا اللہ پاک کی عبادت کیا کرتے تھے، روزے رکھتے تھے اور نماز پڑھتے تھے،، اگر وہ دونوں ((یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم)) معبود ہوتے تو اپنے علاوہ دوسرے معبود کی کیسے عبادت کرتے؟؟؟ اور عیسیٰ علیہ السلام نے خود بھی اس بات کا ::: اعتراف کیا ہے کہ بے شک اللہ پاک ان کا رب ہے،، جیسا کہ اللہ پاک نے ان کے قول کو قرآن میں بیان کیا

قَالَ الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْؕ--۔

::: ترجمہ کنز العرفان

حالانکہ مسیح نے تو یہ کہا تھا: اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔۔۔۔

(3) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا پہ انسانی امور جاری ہوتے تھے اور معبود پہ انسانی امور جاری نہیں ہوسکتے پس اگر وہ دونوں معبود ہوتے تو انسانی امور ان پہ کیوں جاری ہوتے ؟؟؟

((مسئلۃ فی الرد علی عبدۃ الاصنام))

سوال: بت پرستوں کے رد پہ دلائل تحریر کریں۔۔۔۔۔

جواب: ان کا رد چار طریقوں سے کیا گیا ہے

(1) بت حادث ہیں کیونکہ کفار انہیں اپنے ہاتھوں سے بناتے تھے اور جو چیز حادث ہو وہ معبود نہیں ہو سکتی،، اسی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ::: اپنی قوم جھڑ کا تھا

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ (95) وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ (96)

ترجمۂ کنزالعرفان

فرمایا: کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو جنہیں خود تراشتے ہو؟ اور اللہ نے تمہیں اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا۔۔۔۔

(2) بت صفات ربانیہ مثلاً علم، قدرت، ہمیشہ کی زندگی اور دیگر صفات سے متصف نہیں ہیں تو وہ معبود کیسے ہوسکتے ہیں ؟؟؟

::: اسی وجہ سے حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنے چچا کو کہا تھا

یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَ لَا یُبْصِرُ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْــٴًـا

ترجمۂ کنزالعرفان

اے میرے باپ! تم کیوں ایسے کی عبادت کر رہے ہو جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ تجھے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔۔۔۔

اللہ پاک کا سورۃ الزمر میں فرمان ہے

قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان

تم فرماؤ: بھلا بتاؤ کہ جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو ٹال دیں گے یا اگر اللہ مجھ پر ' مہربانی فرمانا چاہے تو کیا وہ اس کی مہربانی کو روک سکتے ہی؟

بت فناء ہو جانے والے ہیں اور جو چیز فنا ہونے والی ہو وہ کیسے معبود بن سکتی ہے؟

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے ارد گرد سیسے کے ساتھ بتوں کو باندھا گیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی چھڑی سے اشارہ کر کے بتوں کو گرانے لگے اور ساتھ اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے

وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ-اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

ترجمہ کنزالعرفان

اور تم فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا۔۔۔

(4) چوتھا رد کرنے کا طریقہ توحید کے دلائل ہیں جو کے پیچھے گزر چکے ہیں۔۔۔

((مسئلۃ فی الرد علی المجوس))

::: سوال

مجوسیوں کا رد کریں۔۔۔۔

::: جواب

مجوسیوں کا کہنا ہے کہ خیر نور سے ہے اور شر ظلمت سے ہے،، اس لیے وہ آگ، سورج اور ان جیسی دیگر روشن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں۔۔۔۔

::: ان کا رد دو طریقوں سے کیا گیا ہے

(1) پہلا طریقہ توحید کے دلائل ہیں جو پیچھے گزر چکے ہیں۔۔۔۔

(2)سورج، چاند، ستارے اور آگ وغیرہ یہ تمام چیزیں حادث ہیں کیونکہ ان کی حالت تبدیل ہوتی رہتی ہے اور اسی وجہ سے حضرت ابراھیم علیہ السلام نے ان کے معبود نہ ہونے پہ استدلال کیا تھا، لہذا ثابت ہوا کہ یہ چیزیں معبود نہیں بلکہ مخلوق ہیں۔۔۔۔

::: اللہ پاک کا فرمان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ۬ؕ-ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ

ترجمہ کنزالعرفان

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور اندھیروں اور نور کو پیدا کیا پھر (بھی) کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔۔۔۔۔

::: سورۃ حم سجدہ میں ہے

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ

ترجمہ کنزالعرفان

نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔۔۔۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مجوسیوں کے پاس اپنے دعوے کی کوئی دلیل نہیں۔۔۔۔

((مسالۃ فی الرد علی الذین یقولون بتاثیر الطبیعۃ))

سوال: جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ تمام واقعات خود بخود ہی ہو رہے ہیں،، یہ سب فطرت کی وجہ سے ہے،، ان کا رد کیسے کیا جائے گا؟؟؟

جواب: ایسے لوگوں کا رد کرنے کے دو طریقے ہیں

(1)طبیعت یعنی فطرت "حیات، قدرت اور ارادے"" کے ساتھ متصف نہیں ہے لہذا اس کی جانب ایسے افعال کی نسبت کرنا درست نہیں۔۔۔۔

(2)چیزوں کا بدلنا اس بات کی دلیل ہے کہ فطرت اثر انداز نہیں ہوتی کیونکہ فطرت سے محض ایک ہی قسم کی اشیاء کا صدور ہوتا ہے،، جبکہ ایک ہی زمین سے مختلف قسم سے پھل اللہ پاک اگاتا ہے ان سب کے شکلیں اور ذائقے مختلف ہوتے ہیں حالانکہ وہ ایک ہی زمین سے اگتے ہیں ان کو ایک طرح کا پانی دیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اور یہ اختلاف اس بات کی دلیل ہے کہ فطرت غیر مؤثر ہے۔۔

((الفصل الثالث))

((فی اثبات صفات اللہ تعالیٰ))

سوال: اللہ پاک کی چند ایک صفات کے بارے میں مختصرا لکھیں۔۔

جواب: اللہ پاک ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا اس کو موت نہیں آئے گی،، جب کچھ بھی نہ تھا تب بھی اللہ پاک کا وجود تھا اور جب ہر چیز فنا ہو جائے گی تب بھی اللہ پاک باقی رہے گا،، وہ ہر چیز کو جانتا ہے کائنات کی کوئی بھی چیز اس سے مخفی نہیں ہے،، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے،، وہ ہر چیز پہ قادر ہے،، وہ اپنی شایان شان کلام کرتا ہے، دیکھتا ہے، سنتا ہے۔۔

سوال: اللہ پاک کی مذکورہ بالا صفات کو دلائل کے ساتھ ثابت کریں۔۔۔۔

جواب: ان کو مصنف نے تین طریقوں سے ثابت کیا ہے

(1) یہ تمام صفات صفات کمالیہ ہیں اور ان کی متضاد ایسی صفات ہیں جو عیب اور نقص والی ہیں مثلا عاجز آجانا، جہالت وغیرہ،، اللہ پاک میں نقائص والی صفات نہیں پائی جاتیں وہ ان سے پاک ہے تو ضروری ہے کہ اس میں صفات کمالیہ پائی جائیں۔۔۔

ہر وہ صفت جسے انسان اپنے لیے اچھا نہ سمجھے اللہ پاک اس سے پاک ہے اور اعلی صفات کے ساتھ موصوف ہے۔۔۔۔

(2) اللہ پاک کی یہ تمام صفات شریعت میں وارد ہوئی ہیں اور ان پہ ایمان لانا واجب ہے۔۔۔

اللہ پاک نے اپنی صفت حیات کے بارے میں فرمایا ہے

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

ترجمہ کنزالعرفان

اور اس زندہ پر بھروسہ کرو جو کبھی نہ مرے گا۔۔۔

علم کے بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے

واللہ بکل شئ علیم

ترجمہ

اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔۔۔۔۔

اللہ پاک نے اپنے ارادے کے بارے میں فرمایا

اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ

ترجمہ کنزالعرفان

بیشک تمہارا رب جو چاہتا ہے وہی کرنے والا ہے۔۔۔۔۔

قدرت کے بارے میں ارشاد ہے

واللہ علی کل شئ قدیر۔۔۔۔

ترجمہ

اور اللہ ہر چیز پہ قادر ہے۔۔۔۔۔

کلام کے بارے میں فرمایا

وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا

ترجمہ کنزالعرفان

اور اللہ نے موسیٰ سے حقیقتاً کلام فرمایا۔۔۔۔۔

سماعت وبصارت کے بارے میں فرمایا

ان اللہ سمیع بصیر۔۔۔۔

ترجمہ

بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔۔۔۔۔

جامعۃ المدینہ گجرات

(3) تیسرے طریقے میں مصنف نے ہر صفت پہ دلیل کے ساتھ استدلال کیا ہے۔۔۔۔

اللہ پاک کی بنائی ہوئی چیزیں اور مخلوقات اچھے

::: طریقے سے بنائی گئی ہیں،، جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے

الَّذِیْ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ

::: ترجمہ کنزالعرفان

وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی۔۔۔۔

اس کا مخلوقات میں تصرف کرنا، کائنات کی تدبیر کرنا، زمین و آسمان کی حفاظت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ زندہ ہے جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا

الحی القیوم

ترجمہ

وہ زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے۔۔۔۔۔

پوری کائنات کو بنانا اس کی قدرت کی دلیل ہے،، جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًاؕ-وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا

ترجمہ کنزالعرفان

اور وہی ہے جس نے آدمی کو پانی سے بنایا پھر اس کے (نسلی) رشتے اور سسرالی رشتے بنا دیے اور تمہارا رب بڑی قدرت والا ہے۔۔۔۔

::: سورۃ الحدید میں ہے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ-یُحْیٖ وَ یُمِیْتُۚ-وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

::: ترجمہ کنزالعرفان

آسمانوں اور زمین کی سلطنت سب اسی کے لیے ہے، وہ زندگی اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔۔۔۔

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

::: اس کا اتقان اس کے علم اور بصارت پہ دلالت کرتا ہے،، چنانچہ سورۃ الملک میں ہے

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ

::: ترجمہ کنزالعرفان

کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟

::: اس کا ان تمام چیزوں کو مختلف شکلوں اور زمانوں کے ساتھ خاص کرنا اس کے ارادے پہ دلالت کرتا ہے،، چنانچہ سورۃ الشوری میں ہے

یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ

::: ترجمہ کنزالعرفان

جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔۔۔

::: اس کا کتابیں نازل کرنا،، لوگوں کو کسی چیز کا حکم دینا اور کسی چیز سے منع کرنا اس کے کلام کرنے کی دلیل ہے،، چنانچہ سورۃ التوبہ میں ہے

وَ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى یَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ۔۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو حتّٰی کہ وہ اللہ کا کلام سنے۔۔۔

::: اس کا دعاؤں کو قبول کرنا اس کی سماعت کی دلیل ہے،، سورۃ النمل میں ارشاد ہے

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ

::: ترجمہ کنزالعرفان

یا وہ بہتر جو مجبور کی فریاد سنتا ہے جب وہ اسے پکارے۔۔

سوال اللہ پاک کو کن کن ناموں کے ساتھ پکارنا جائز ہے؟

جواب: اللہ پاک کے اسماء اور اس کی صفات توقیفی ہیں،، ان کے ساتھ ہی اللہ پاک کو پکار سکتے ہیں ان کے علاوہ بقیہ اسماء اور صفات کے ساتھ اللہ پاک کو نہیں پکارا جا سکتا۔۔۔۔

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

::: اللہ پاک کا سورۃ الاعراف میں ارشاد ہے

وَلِلّٰہِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی فَادۡعُوۡہُ بِہَا۪---

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور بہت اچھے نام اللہ ہی کے ہیں تو اسے ان ناموں سے پکارو---

سوال: اللہ پاک کے اسماء کو یاد کرنے کی کیا فضیلت ہے ؟؟؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "" اللہ پاک کے ننانوے نام ہیں،، جس نے انہیں یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہو گا "" -----جواب

((رواہ البخاری))

((الفصل الرابع))

((فی تنزیہ اللہ تعالیٰ))

سوال: سبحان اللہ "" کا کیا مطلب ہے ؟

جواب: اللہ پاک عظمت و جلالت والا ہے اور ہر عیب و نقص سے پاک ہے اور یہی "" سبحان اللہ "" کا مطلب ہے-----.

سوال: کیا کوئی شخص اللہ پاک کو عاجز کر سکتا ہے ؟؟؟ نیز کیا اللہ پاک کو تھکاوٹ لاحق ہو سکتی ہے ؟؟؟

جواب: زمین و آسمان میں کوئی بھی چیز اللہ پاک کو عاجز نہیں کر سکتی،، جیسا کہ سورۃ فاطر میں اللہ پاک کا ارشاد ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِؕ

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی شے اسے عاجز کر سکے-----

::: تھکاوٹ ایک عیب ہے اور کوئی بھی عیب اللہ پاک کو لاحق نہیں ہو سکتا،، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

مدرسۃ جامعۃ المدینۃ گجرات

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ﳓ وَّ

مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور بیشک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور ہمیں کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی۔۔۔۔

سوال: کیا اللہ پاک کو نیند یا اونگھ آسکتی ہے؟؟؟ نیز کیا اس سے خطا سرزد ہو سکتی ہے؟

جواب: جی نہیں،، اللہ کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگھ،، جیسا کہ سورۃ البقرہ میں اس نے فرمایا

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔۔۔۔

::: اللہ پاک سے کوئی بھی خطا سرزد نہیں ہو سکتی اور وہ بھولنے سے بھی پاک ہے،، چنانچہ سورۃ طٰہٰ میں ارشاد ہے

لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسَى

::: ترجمہ کنزالعرفان

میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔۔

سوال: کیا اللہ پاک اپنی مخلوق پہ ظلم کر سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں،، وہ اپنے تمام احکام و افعال میں عادل ہے،، وہ کسی پہ ذرہ برابر بھی ظلم و ستم نہیں کرتا۔۔۔

اس کی طرف سے ہونے والی ہر نعمت اس کا فضل ہے اور اس کا کسی کو سزا دینا اس کا عدل ہے کیونکہ وہ ہر چیز کا مالک ہے اور مالک اپنی ملکیت میں جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس سے سوال کرنے والا نہیں،، جیسا کہ سورۃ الانبیاء میں ارشاد ہے :::

لَا یُسْــٴَـلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَ هُمْ یُسْــٴَـلُوْنَ

ترجمہ کنزالعرفان

اللہ سے اس کام کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا جو وہ کرتا ہے اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔۔۔۔

سوال: کیا کوئی چیز اللہ پاک کے مشابہ ہو سکتی ہے؟؟؟

جواب: جی نہیں،، کوئی بھی چیز اللہ پاک کے مشابہ نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہ کسی کے مشابہ ہے جیسا کہ اس نے سورۃ الشوریٰ میں فرمایا

لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ ۚ-وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ

::: ترجمہ کنزالعرفان

اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سننے والا، دیکھنے والا ہے۔۔

: اعتراض

آپ نے کہا ہے کہ اللہ پاک کسی کے مشابہ نہیں،، لیکن قرآن وحدیث میں ایسے الفاظ وارد ہوئے ہیں جن سے تشبیہ کا وہم پیدا ہوتا ہے،

،مثلاً قرآن کریم میں ہے

علی العرش استوی

::: ترجمہ

اس نے عرش پہ استواء کیا۔۔۔۔

ان الفاظ کا کیا جواب ہے؟؟؟

::: جواب

ایسے تمام الفاظ جن سے تشبیہ کا وہم پیدا ہوتا ہے ان تمام پہ بغیر کسی شک وشبہ اور بغیر کسی تاویل کے ایمان لانا واجب ہے،، انسان کو ان کی گہرائی میں نہیں جانا چاہیے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ ان الفاظ سے اللہ اور اس کے رسول کی جو مراد ہے میں اس پہ ایمان لایا،، یہی صحابہ کرام، تابعین اور بزرگان دین کا طریقہ ہے۔۔۔۔

((القاعدة الثانیۃ))

((فی الکلام فی الانبیاء والملائکۃ والائمۃ والصحابۃ))

((الفصل الاول))

((فی اثبات النبوات))

سوال: اللہ پاک نے کن کو مخلوق کی ہدایت کے لیے بھیجا؟؟؟

جواب: اللہ پاک نے انبیاء کرام علیہم السلام کو مخلوق کی ہدایت کے لیے بھیجا اور ان پہ کتب نازل کیں۔۔۔۔۔

سوال : کیا انبیاء کرام علیہم السلام بقیہ مخلوق سے افضل ہیں؟؟؟

جواب: جی ہاں،، انبیاء کرام علیہم السلام بقیہ مخلوق سے افضل ہیں بلکہ بعض انبیاء بھی بعض سے افضل ہیں۔۔۔۔

سوال: کیا اللہ پاک نے تمام انبیاء کا ذکر قرآن میں کیا ہے؟؟؟

جواب: جی نہیں،، اللہ پاک نے تمام انبیاء کا ذکر قرآن میں نہیں کیا بلکہ بعض انبیاء کا ذکر کیا ہے۔۔۔

سوال: سب سے پہلے اور سب سے آخری نبی کون ہیں؟؟؟

جواب: سب سے پہلے نبی ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام ہیں جبکہ سب سے آخری نبی ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

سوال: کون سی چیز انبیاء کی نبوت کے سچے ہونے پہ دلالت کرتی ہے؟؟؟

جواب: وہ معجزات جن کا انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھوں پہ ظہور ہوا وہ ان کی نبوت کے سچے ہونے پہ دلالت کرتے ہیں۔۔۔۔۔

::: جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے

لقد أرسلنا رسلنا بالبینت

::: ترجمہ

مرکزی جامعۃ المدینۃ گجرات

یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا۔۔۔۔۔

سوال: انبیاء کو مخلوق کی جانب مبعوث کرنے کی کیا حکمت ہے ؟؟؟

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام کو مخلوق کی جانب بھیجنے کی مصنف نے تین حکمتیں ذکر کی ہیں

(1)لوگوں کی عقلیں اور مذاہب ایک دوسرے سے مختلف تھے تو اللہ پاک نے انبیاء کرام کو بھیجا تاکہ ان کے اختلاف کو ختم کریں،، چنانچہ سورۃ البقرہ میں ارشاد خداوندی ہے :::

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً- فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ۪- وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِیَحْكُمَ بَیْنَ النَّاسِ فِیْمَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِؕ

ترجمہ کنزالعرفان :::

تمام لوگ ایک دین پر تھے تو اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے ہوئے اور ڈرسناتے ہوئے اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری تاکہ وہ لوگوں کے درمیان ان کے اختلافات میں فیصلہ کردے۔۔۔۔۔

(2)اللہ پاک نے مخلوق کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا اور ان کے لیے حدود مقرر کیں تاکہ ان سے تجاوز نہ کریں،، پھر انبیاء کو واسطہ بنایا تاکہ اللہ نے لوگوں کے لیے جو مقرر کیا ہے اس کو ان تک پہنچادیں،، اگر اللہ پاک انبیاء نہ بھیجتا تو مخلوق کو پتا نہ چلتا کہ اللہ پاک کی کیسے عبادت کرنی ہے ؟؟؟ کون سا کام کرنا ہے اور کس چیز سے رکنا ہے ؟؟؟،، اسی وجہ سے اللہ پاک نے انبیاء کی اطاعت کرنا مخلوق پہ واجب قرار دیا ہے،، چنانچہ سورۃ النساء میں ہے :::

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ

ترجمہ کنزالعرفان :::

اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔۔۔۔

(3)اللہ پاک نے انبیاء کو اس لیے بھیجا تاکہ مخلوق پہ حجت قائم ہو جائے اور کوئی قیامت کے دن یہ نہ کہ سکے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرسنانے والا نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِؕ

ترجمہ کنزالعرفان :::

۔(ہم نے) رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے (بھیجے) تاکہ رسولوں (کو بھیجنے) کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کے لئے کوئی عذر (باقی) نہ رہے۔۔۔

((الفصل الثانی))

فی اثبات نبوۃ خاتم النبیین و سید المرسلین و خیر الاولین والآخرین رحمۃ للعالمین ابی القاسم محمد بن عبد اللہ)) بن عبد المطلب بن ھاشم النبی الامی العربی القرشی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک وترحم وشرف وکرم ((

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک نے کس قوم کی جانب مبعوث فرمایا؟؟؟

جواب: ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک نے کسی خاص قوم کی جانب نہیں بلکہ تمام انسانوں اور جنات کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔۔۔

سوال: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد پرانی شریعتوں اور ملتوں پہ عمل کیا جاسکتا ہے؟؟؟

جواب: جی نہیں،، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے پرانی ملتیں اور شریعتیں منسوخ ہوگئی ہیں لہذا اب ان پہ عمل نہیں کیا جاسکتا۔۔۔

سوال: کیا اب اسلام کے علاوہ بھی کوئی دین اللہ پاک کی بارگاہ میں مقبول ہے؟؟

جواب: جی نہیں،، تمام لوگوں پہ اسلام میں داخل ہونا ضروری ہے،، اسلام کے علاوہ کوئی بھی دوسرا دین اللہ پاک کے ہاں مقبول نہیں،

::: ،جیسا کہ اللہ پاک کا ارشادِ ہے

وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُۚ-وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

ترجمہ کنزالعرفان

اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔۔۔۔

سوال: مصنف نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو ثابت کرنے پہ کتنے دلائل دیے ہیں؟

جواب: مصنف نے کثیر دلائل دیے ہیں اور ان دلائل کو پانچ انواع میں تقسیم کیا ہے۔۔۔

سوال: پہلی نوع کس بارے میں ہے ؟؟؟

جواب: پہلی نوع میں قرآن پاک کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پہ دلائل دیے گئے ہیں۔۔

سوال: قرآن پاک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے درست ہونے پہ کتنے اور کون سے طریقوں سے دلالت کرتا ہے ؟؟؟ تفصیل کے ساتھ بیان کریں۔۔۔

جواب: ویسے تو قرآن پاک کثیر وجوہات کی بناء پر حضور آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پہ دلالت کرتا ہے لیکن مصنف نے دس وجوہات ذکر کی ہیں

(1) قرآن پاک اپنی فصاحت وبلاغت کی وجہ سے دوسرے کلاموں سے ممتاز ہے اور اہل عرب نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے،، اسی طرح قرآن کریم کی عمدہ ترتیب اور آیات کا وزن بھی اپنی مثال آپ ہے،، تو ثابت ہوا کہ ایسی کتاب کوئی انسان نہیں بنا سکتا بلکہ یہ اللہ پاک نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ نازل کی ہے۔۔۔۔۔

(2) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری مخلوق کو قرآن پاک جیسی دوسری کتاب لانے کا چیلنج کیا عرب اپنی فصاحت وبلاغت اور قرآن کو جھٹلانے پہ حریص ہونے کے باوجود اس جیسی کوئی دوسری کتاب نہ لا سکے۔۔۔۔

::: پس ثابت ہوا کہ کوئی انسان اس پہ قادر نہیں ہو سکتا جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ پاک کا فرمان ہے

وَاِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَۃٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ ۪ وَادۡعُوۡا شُہَدَآءَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی ہے تو تم اس جیسی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ کے علاوہ اپنے سب مددگاروں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔۔۔۔

(3) قرآن کریم میں سابقہ انبیاء اور امتوں کے واقعات ذکر کیے گئے اور یہ ایسی چیز ہے جسے صرف وحی کے ذریعے ہی جانا جا سکتا ہے۔۔۔۔

::: چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

تِلۡکَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَیۡبِ نُوۡحِیۡہَاۤ اِلَیۡکَ ۚ مَا کُنۡتَ تَعۡلَمُہَاۤ اَنۡتَ وَلَا قَوۡمُکَ مِنۡ قَبۡلِ ہٰذَا۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

یہ کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں،،اس سے پہلے نہ تم انہیں جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم جانتی تھی۔۔۔

(4) قرآن کریم میں مستقبل کے واقعات کے بارے میں غیبی خبریں دی گئیں اور پھر جیسا قرآن کریم نے فرمایا تھا من وعن ویسا ہی ہوا۔۔۔

::: سورۃ التوبہ میں اللہ پاک ارشاد ہے

لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ-وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

::: ترجمہ کنزالعرفان

کہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک ناپسند کریں۔۔۔

::: سورۃ الفتح میں ارشاد ہے

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

تو تم ضرور مسجد حرام میں امن وامان سے داخل ہو گے۔۔۔

یعنی قرآن کریم نے پہلے ہی خبر دے دی تھی کہ دین اسلام غالب آجائے گا اور مسلمان مسجد حرام میں داخل ہوں گے اور پھر ویسا ہی ہوا۔۔۔۔

(5) قرآن کریم دین کے عقائد یعنی اللہ اللہ پاک کے اسماء وصفات، آخرت کے دن کے احوال اور ان کے سچے ہونے پہ دلائل، مختلف قسم کی امتوں کا رد اور اس کے علاوہ ایسی ایسی چیزوں کا بیان ہے جن سے عقل قاصر ہے اور یہ چیزیں محض وحی سے ہی معلوم ہو سکتی ہیں۔۔۔

(6) اس میں شرعی احکامات اور حلال وحرام کا بیان ہے،،اس کے علاوہ اچھے اخلاق کو اپنانے کا حکم دیا گیا ہے جن میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔۔۔۔

(7) بقیہ کتب میں تبدیلی کر دی گئی لیکن قرآن مجید تبدیلی سے محفوظ ہے۔۔۔

::: سورۃ الحجر میں ارشاد ہے

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

::: ترجمہ

بے شک ہم نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔۔۔۔

(8) قرآن کریم کو حفظ کرنا آسان ہے اس کے علاوہ دنیا کی کوئی ایسی کتاب نہیں ہے جسے حرف بحرف حفظ کیا جاسکے۔۔۔۔

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور بیشک ہم نے قرآن کو یاد کرنے / نصیحت لینے کیلئے آسان فرمادیا۔۔۔

(9) قرآن کریم کو پڑھنے والا اور اس کو سننے والا نہیں اکتاتا اگرچہ جتنا مرضی پڑھا جائے۔۔۔۔۔

(10) قرآن کریم میں دم اور دعائیں بھی موجود ہیں جن کے ذریعے مریض کو شفاء ملتی ہے اور مختلف اقسام کی آفات ٹل جاتی ہیں۔۔۔۔۔ جیسا کہ حدیث میں اس شخص کو سورۃ الفاتحہ کے ذریعے دم کرنے کا کہا گیا ہے جسے سانپ ڈس لے،، اسی طرح سورۃ الحشر کی آخری آیات کو موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء قرار دیا گیا ہے۔

سوال: نوع کس بارے میں ہے ؟؟؟

جواب: دوسری نوع میں ان معجزات کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو ثابت کیا گیا ہے جو ان کے مبارک ہاتھوں پہ ظاہر ہوئے۔۔

سوال: معجزات کی تعداد کتنی ہے ؟؟

جواب: بعض علماء کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی تعداد ایک ہزار ہے جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ تمام انبیاء کے معجزات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کیے گئے۔۔۔۔۔

سوال: پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند ایک معجزات کا ذکر کریں۔۔

جواب: چاند کو شق کرنا،، مبارک انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہو جانا،، تھوڑے کھانے کے ذریعے کثیر لوگوں کو سیر کرنا،، غیب کی باتوں کی خبر دینا،، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ہتھیلیوں میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا،، پتھروں کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ سلام بھیجنا،، درختوں کا بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر نبوت کی گواہی دینا،، گدھے اور اونٹ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام کیا،، بھیڑیے نے ان کی نبوت کی گواہی دی،، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کے تنے سے جدا ہوئے تو وہ آپ کے فراق میں رویا اس کے علاوہ اور بھی کئی معجزات ہیں۔۔۔۔۔۔

سوال: معجزات کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں ؟؟

جواب: معجزات کی دو اقسام ہیں

(1)وہ معجزات جنہیں ہم قطعی طور پر جانتے ہیں مثلا چاند کا شق ہونا،، یہ قرآن پاک سے ثابت ہے اور اس کے علاوہ کثیر صحیح احادیث جو کہ مختلف طرق سے مروی ہیں ان سے یہ بات ثابت ہے۔۔۔۔۔۔

اسی طرح پیارے آقا کی مبارک انگلیوں سے چشمہ جاری ہونا اور کھانے کا کثیر ہو جانا ان کو ایک جم غفیر نے روایت کیا ہے۔۔۔۔۔

(2)وہ معجزات جن کے بارے میں ہمارے پاس علم قطعی موجود نہیں بلکہ ہمیں ان کا علم محض خبر واحد کے ذریعے حاصل ہوا ہے مثلا::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غیب کی خبریں دینا، آپ کی دعاؤں کا قبول ہونا وغیرہ۔۔۔۔

سوال: تیسری نوع میں کس چیز کا بیان ہے ؟؟؟

جواب: اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن فضائل اور کمالات سے نوازا ہے ان کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی صحت پہ استدلال کیا گیا ہے،، بے شک اللہ پاک ان تمام فضائل و کمالات کو اسی بندے میں جمع کرتا ہے جو اس کو سب سے زیادہ محبوب ہو اور اس کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا ہو۔۔۔۔۔۔

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند فضائل و شمائل بیان کریں۔۔۔

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ بہت سے فضائل و شمائل کی جامع ہے۔

مثلا::: اعلی نسب ہونا، خوبصورت چہرہ، عقل و فہم کا کامل ہونا، زبان کا فصیح و بلیغ ہونا، علم و عبادت کی کثرت، اچھے اخلاق کا مالک ہونا، حلم، صبر، شکر، زھد، عدل، امانت، سچائی، تواضع، عفوودرگزر، پاکدامنی، سخاوت، شجاعت، حیاء، مرووت و وقار، وفا، وعدے کی پابندی صلہ رحمی، شفقت، حسن معاشرت اور حسن تدبیر کا ہونا۔۔۔۔۔

::: یہ تمام فضائل و شمائل اہل اخبار کے نزدیک بغیر کسی اختلاف کے ثابت ہیں،، سورۃ القلم میں اللہ پاک کا ارشاد ہے

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور بیشک تم یقیناعظیم اخلاق پر ہو۔۔۔۔

سوال: جب ابو سفیان سے شام کے بادشاہ ہرقل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟؟؟

جواب: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و کمالات بیان کیے،، جب ہرقل نے یہ باتیں سنیں تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی ((لیکن مسلمان نہیں ہوا))۔۔

سوال: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر کیا فرمایا؟؟؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو میں آیا تاکہ ان کی زیارت کروں،، جب میں نے ان کے چہرے کی زیارت کی تو میں نے جان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔۔۔

سوال: چوتھی نوع میں کیا چیز بیان کی گئی ہے؟؟؟

جواب: چوتھی نوع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ظاہر ہونے والی علامات کے ذریعے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پہ استدلال کیا گیا ہے۔۔

سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے ظاہر ہونے والی علامات جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پہ دلالت کرتی ہیں انہیں تفصیل سے بیان کریں۔۔۔۔

جواب: اس طرح کی علامات کثیر ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں

جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو اس وقت نور نکلا، کسری کے ایوانوں میں زلزلہ آگیا، فارس کا آتش کدہ بجھ گیا۔۔

حضرت ابراھیم اور اسماعیل علیہما السلام نے اللہ پاک سے دعا کی تھی کہ وہ ان کی اولاد میں نبی مبعوث فرمائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی دعا کا نتیجہ ہیں،، چنانچہ قرآن کریم میں اللہ پاک نے ان کے قول کو حکایت کیا"" ربناوابعث فیھم رسولا منھم ""ترجمہ :::

اے ہمارے رب ان میں انہی میں سے رسول بھیج۔۔۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب تمام عیوب مثلاً زنا وغیرہ سے پاک ہے جیسا کہ مولا علی کرم اللہ وجھہ الکریم کا فرمان ہے۔۔۔۔

جب ابرہہ نامی بادشاہ نے ہاتھیوں کو لے کر مکہ پہ حملہ کیا تو اللہ پاک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ان تمام ہاتھی والوں کو ہلاک کر دیا، اس بات کو اللہ پاک نے قرآن کریم میں یوں بیان کیا ہے :::

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ۔۔۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟

::: حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشخبری دی تھی جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ۔۔۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو گا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔۔۔۔

::: تورات اور انجیل میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک ہوا ہے جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ۔۔۔

::: ترجمہ کنزالعرفان

وہ جو اس رسول کی اتباع کریں جو غیب کی خبریں دینے والے ہیں، جو کسی سے پڑھے ہوئے نہیں ہیں، جسے یہ (اہلِ کتاب) اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔۔۔۔

پہلے پہل شیاطین آسمانوں پہ جا کر فرشتوں کی باتیں سنتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت ان کو روک دیا گیا۔۔۔۔

اہل کتاب کے علماء نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی علامتوں کی وجہ سے پہچانتے تھے۔۔۔

سوال: پانچویں نوع میں کس چیز کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو ثابت کیا گیا ہے؟؟؟

:جواب: وہ علامات جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد ظاہر ہوئیں ان کے ذریعے نبوت کو ثابت کیا گیا ہے۔۔۔

سوال: ایسی علامات بیان کریں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری وصال کے بعد ان کی نبوت کی صداقت پہ دلالت کرتی ہیں۔۔۔

جواب: ایسی علامات درج ذیل ہیں

::: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین بقیہ تمام ادیان پہ غالب آگیا، قرآن کریم میں ہے

هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ كُلِّهٖ ۙ---

::: ترجمہ کنزالعرفان

وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے----

مشرق و مغرب تک کا علاقہ اسلامی سلطنت میں شامل ہو گیا----

مسلمان قیصر و کسریٰ کی فوجوں پہ غالب آگئے باوجود اس کے کہ ان کی فوجیں کثیر تھیں----

جیسا دین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تھا اب بھی ویسا ہی ہے اس کی حدود تبدیل نہیں ہوئیں----

سب سے زیادہ پیروکار پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں----

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے کی وجہ سے ان کے اصحاب حکمت و دانائی کے اعلی مقام پہ فائز ہوئے اگر وہ رسول اللہ کی اتباع نہ کرتے تو کبھی بھی ان مراتب تک نہ پہنچتے----

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے اولیاء کے ہاتھوں پہ کرامات کا ظہور اور ان کی دعائیں قبول ہونا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی سچائی اور ان کی اللہ پاک کی بارگاہ میں کرامت پہ دلالت کرتی ہیں۔

((مسئلہ فی الرد علی الیہود))

سوال: یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کیوں کیا؟؟؟

جواب: یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حسد اور حق کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا۔

سوال: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے سچے ہونے پہ ان کے معجزات نے دلالت کی تو یہودیوں نے کیا کہا؟؟؟

جواب: یہودیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین کے منسوخ ہونے کا انکار کر دیا اور کہا کہ موسی علیہ السلام کا دین منسوخ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس سے بداءت لازم آئے گی اور اللہ پاک کے لیے بداءت جائز نہیں--

سوال مصنف نے کتنی اور کون سی وجوہات سے یہودیوں کا رد کیا ہے ؟؟؟ تفصیل سے بیان کریں۔۔۔

جواب: مصنف نے سات وجوہات سے یہودیوں کا رد کیا ہے

(1) نسخ سے بداءت لازم نہیں آتی بلکہ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی آقا اپنے غلام کو کام کہے اور جب وہ کام اس حد تک پہنچ جائے جتنا آقا کو مطلوب تھا تو آقا اسے کسی دوسرے کام کے کرنے کا حکم دے دے،، اسی طرح اللہ پاک بھی اپنے بندوں کو ایک شریعت سے دوسری شریعت کی طرف منتقل کرتا ہے جس طرح اس نے انہیں ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کیا،، انسان پہلے نطفہ تھا پھر نطفے سے جما ہوا خون بنا، پھر گوشت کا لوتھڑا بنا اور پھر ہڈیاں بنا کر ان پہ گوشت چڑھایا گیا،، اسی طرح اللہ پاک نباتات کو بھی ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل کرتا ہے چنانچہ قرآن پاک میں ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَجْعَلُهٗ حُطَامًا۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان

کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اسے زمین میں موجود چشموں میں داخل کیا پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتی نکالتا ہے پھر وہ کھیتی خشک ہو جاتی ہے تو تُو دیکھتا ہے کہ وہ پیلی پڑ جاتی ہے پھر اللہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے۔۔۔۔

پس ثابت ہوا کہ ایک شریعت سے دوسری شریعت کی طرف منتقل کرنے میں بداءت لازم نہیں آتی۔۔۔

(2) یہودیوں کی شریعت اپنی ماقبل شریعتوں کے لیے ناسخ ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں بہن بھائی کا نکاح جائز تھا لیکن یہود کی شریعت میں ناجائز تھا،، جس طرح یہودیوں کی شریعت ماقبل شریعتوں کے لیے ناسخ ہو سکتی ہے بالکل اسی طرح ان کے بعد آنے والی شریعت ان کی شریعت کو بھی منسوخ کر سکتی ہے۔۔۔۔

(3) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی خبر دی تھی پس یہودیوں پہ لازم تھا کہ وہ اپنے نبی کی بات مانتے ہوئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتے۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے یہودی ان کے آنے کی خبر دیتے تھے لیکن جب وہ تشریف لائے تو انہوں نے بغض وعناد کی بناء پر ان کی نبوت کا انکار کر دیا لیکن کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے حق کو تسلیم کرتے ہوئے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی مثلا::: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ۔۔۔۔

(4) دین اسلام تمام انبیاء اور تمام کتابوں کی تصدیق کرنے کا حکم دیتا ہے جبکہ دین یہود بعض انبیاء کی تصدیق کا تقاضا کرتا ہے اور یہودی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کئی اور انبیاء کو بھی جھٹلایا اور ان کو شہید کیا۔۔۔۔

پس ثابت ہوا کہ وہ دین بہتر ہے جو تمام کی تصدیق کا حکم دیتا ہے۔۔۔۔

(5)یہودی اور عیسائی اور تمام عرب حضرت ابراھیم علیہ السلام کی تعظیم کرتے ہیں اور دین اسلام دین ابراھیم ہی ہے پس ان پہ اس تعظیم کی بدولت دین اسلام کو ماننا ضروری تھا۔۔۔

اللہ پاک کا فرمان ہے

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ مَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ الْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖؕ-اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ(65)هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِیْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌؕ-وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ(66)مَا كَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّ لَا نَصْرَانِیًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًاؕ-وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ(67)

ترجمہ کنزالعرفان

اے اہل کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟ حالانکہ توریت اور انجیل تو اتری ہی ان کے بعد ہے،، تو کیا تمہیں عقل نہیں؟؟؟ سن لو: تم وہی لوگ ہو جو پہلے اس معاملے میں جھگڑتے تھے جس کا تمہیں علم تھا تو (اب) اس میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں؟ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ وہ ہر باطل سے جدا رہنے والے مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔۔۔۔

(6)یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے دین کو تبدیل کیا،، اپنی کتب میں کمی و زیادتی کی،، انبیاء کو جھٹلایا اور ان کو شہید کیا،، غیر اللہ کی عبادت کی اس کے علاوہ اور بھی کافی برے کام کیے جس کے بدلے میں اللہ پاک نے انہیں خنزیر اور بندر بنا دیا پھر اللہ پاک نے آخری نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا تاکہ ان کو ہدایت کا راستہ دکھائیں اور انہیں کفر کے اندھیروں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لائیں،، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ كَثِیْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان

اے اہل کتاب! بیشک تمہارے پاس ہمارے رسول تشریف لائے، وہ تم پر بہت سی وہ چیزیں ظاہر فرماتے ہیں جو تم نے (اللہ کی) کتاب سے چھپا ڈالی تھیں اور بہت سی معاف فرمادیتے ہیں۔۔۔۔

ضروری نوٹ

ان چھ وجوہات سے یہودیوں کے ساتھ ساتھ عیسائیوں کا رد بھی کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔

(7)اگر یہودیوں کے قول کے مطابق آخرت میں ان کے لیے سعادت ہو گی تو انہیں چاہیے کہ موت کی تمنا کریں لیکن وہ ہر گز موت کی تمنا نہیں کرتے جیسا کہ اللہ پاک کا فرمان ہے

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (6) وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْؕ-وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ (7)

ترجمہ کنزالعرفان

تم فرماؤ:اے یہودیو!اگر تمہیں یہ گمان ہے کہ صرف تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگ نہیں،توذرا مرنے کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو،،اور وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اُن اعمال کے سبب جو اُن کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔۔

سوال

یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اعتراف کرنے کے باوجود ان کو نبی کیوں نہیں مانتے؟؟؟

جواب

یہودی نبوت کا اعتراف کرنے کے باوجود کہتے ہیں """حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف عرب کی طرف بھیجا گیا ہے""،، لیکن ان کا قول بھی درست نہیں کیونکہ جب وہ ان کی نبوت کا اعتراف کر چکے ہیں تو انہیں چاہیے تھا کہ وہ ان کی ہر بات کی تصدیق بھی کرتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں لیکن اس کے باوجود وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محض اہل عرب کے لیے خاص سمجھتے ہیں یوں ان کے اپنے اقوال میں ہی تعارض پیدا ہو جاتا ہے۔۔

سوال

یہودیوں میں وہ لوگ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا انکار محض اس وجہ سے کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی اسرائیل میں سے نہیں ہیں،، ایسے لوگوں کا مصنف نے کیا رد کیا ہے؟؟؟

جواب

ان کا مصنف نے تین وجوہات سے رد کیا ہے

(1)اللہ پاک اپنی رسالت کے لیے جسے چاہتا ہے چنتا ہے لہذا یہود کا یہ کہنا محض جہالت ہے،، چنانچہ اللہ پاک کا فرمان ہے

اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ۔۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان

اللہ اسے خوب جانتا ہے جہاں وہ اپنی رسالت رکھے۔۔۔۔

(2)عرب میں بھی انبیاء کرام علیہم السلام تشریف لائے ہیں مثلاً حضرت ھود، صالح اور شعیب علیہم السلام وغیرہ۔۔۔۔

(3)نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عربی امی ہونا ان کی نبوت کی صداقت پہ زیادہ واضح دلیل ہے کیونکہ بغیر پڑھے لکھے اتنے زیادہ علوم اور حکمتوں کو جاننا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت بڑا معجزہ ہے۔۔۔۔۔

لہذا ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ پاک کے سچے نبی ہیں۔

((الفصل الثالث))

سوال

فرشتوں کے بارے میں مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟؟؟

جواب

فرشتے اللہ پاک کے بندے ہیں،،اس کے نزدیک ان کی بڑی عزت ہے،،وہ اس کی تسبیح اور اطاعت کرتے ہیں کبھی بھی اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کرتے۔۔۔

اللہ پاک نے قرآن کریم میں فرشتوں کی تعریف فرمائی

بَلْ عِبَادٌ مُّکْرَمُوْنَ۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان

بلکہ (فرشتے)عزت والے بندے ہیں۔۔۔۔

بعض فرشتے ایسے بھی ہیں جو انبیاء کے پاس پیغام لے کر آتے تھے،، بعض روحیں قبض کرنے پہ مامور ہیں،، بعض کی زمہ داری ابن آدم کی حفاظت کرنا ہے،، ان کی مکمل تعداد کا علم بس اللہ پاک کو ہے۔۔۔

سوال

فرشتوں پہ ایمان لانے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب

ان پہ ایمان لانا واجب ہے کیونکہ اللہ پاک کا فرمان ہے

وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا

ترجمہ کنزالعرفان

اور جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کو نہ مانے تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں جا پڑا۔۔۔۔

جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کی تعریف پوچھی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا"" ایمان یہ ہے کہ تم اللہ، اس کے فرشتے، اس کی کتابیں، اس کے رسول اور آخرت کے دن پہ ایمان لاؤ""۔۔۔۔۔۔

((الفصل الرابع))

سوال

اہل سنت کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں افضل ترین لوگ کون ہیں؟؟؟

جواب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں افضل ترین لوگ خلفاء راشدین ہیں اور ان خلفائے راشدین کے درجات کی ترتیب بھی وہی ہے جو ان کی خلافت کی ترتیب ہے ((یعنی سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں))۔۔۔۔۔

سوال

خلفائے راشدین کی خلافت پہ دلائل دیں۔۔۔

جواب

سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور مسلمانوں کا ان کی خلافت پہ اجماع تھا اس کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنی زندگی میں اپنے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہونے کی طرف اشارے دیے ہیں۔۔۔

چنانچہ حدیث مبارک میں ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ پوچھا،، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دوبارہ آنے کا حکم دیا تو اس نے عرض کی کہ آپ کی کیا رائے ہے اگر میں آئی اور آپ کو نہ پاؤں؟؟؟((یعنی اگر تب تک آپ کا ظاہری وصال ہو گیا تو میں کیا کروں؟؟؟)) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آجانا ""۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی احادیث میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی جانب اشارے ملتے ہیں۔۔۔

دوسرے نمبر پہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے اور مسلمانوں نے ان کے خلیفہ ہونے پہ اجماع کیا اس کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ان کی خلافت کی طرف اشارہ کیا،، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے""میرے بعد ابو بکر اور عمر کی اطاعت کرنا ""۔۔۔۔۔

تیسرے نمبر پہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے،، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت سے پہلے ایک مجلس شوریٰ تشکیل دی تھی کہ وہ آپس میں مشورہ کر کے کسی کو خلیفہ بنا دیں پس اس شوری نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا اور مسلمانوں نے آپ کی خلافتِ مبارکہ پہ اجماع کیا،، بعد میں کچھ بیوقوفوں نے بغاوت کر کے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا لیکن یاد رہے آپ کو شہید کرنے میں کوئی بھی ذی مرتبہ شخص شامل نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

چوتھے نمبر پہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم خلیفہ بنے،، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ایسے فضائل وشمائل کے جامع تھے کہ جن کی وجہ سے آپ خلیفہ بننے کے مستحق تھے مثلا::: قرابت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اسلام میں سبقت کرنا، علم، شجاعت، زھد وغیرہ۔۔۔۔اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں نے بھی مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خلافت پہ اجماع کیا۔۔۔۔

سوال

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہونے والے معاملات کے حوالے سے ہمارا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟؟؟
نیز اس لڑائی میں حق پر کون تھے؟؟؟

جواب

اس معاملے کے حوالے سے کوئی بھی صحیح حدیث وارد نہیں ہوئی اور اگر کوئی صحیح روایت اس بارے میں موجود ہے تو ہمیں اس کو بیان نہیں کرنا چاہیے بلکہ سکوت کرنا چاہیے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تذکرہ اچھے الفاظ میں کرنا چاہیے۔۔۔۔

اس معاملے میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم حق پر تھے۔۔۔۔۔

سوال

کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل بیت سبھی عزت واحترام کے لائق ہیں؟؟؟

جواب

جی ہاں،، سب کی تعظیم کرنا ہم پہ ضروری ہے،، ان کے کثیر فضائل قرآن وحدیث میں وارد ہوئے ہیں۔۔۔۔

سورۃ الاحزاب میں اہل بیت کی شان میں اللہ پاک کا فرمان ہے

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا

ترجمہ کنزالعرفان

اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کردے۔۔۔۔

صحابہ کرام کے بارے میں فرمان باری تعالی ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ-وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘-سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ-ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚۖۛ-وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ۔۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے، سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ کا فضل ورضا چاہتے ہیں، ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔یہ ان کی صفت تورات میں (مذکور) ہے اور ان کی صفت انجیل میں (مذکور)ہے۔۔۔

((القاعدۃ الثالثۃ فی الکلام فی الدار الآخرۃ))

((الفصل الاول فی اثبات المعاد))

سوال

مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا ممکن ہے،، اس پہ دلائل دیں۔۔۔

جواب

اس پہ مصنف نے تین وجوہ سے دلائل دیے ہیں

1)اللہ پاک اجسام کو فنا کرنے کے بعد ان کو دوبارہ بنانے پہ قادر ہے جس طرح اس نے انہیں پہلی دفعہ بنایا تھا۔۔۔

:::: چنانچہ سورۃ یسین میں ہے

قُلْ یُحْیِیۡهَا الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ-وَ هُوَ بِكُلِّ خَلۡقٍ عَلِیۡمُ۔۔۔

:::: ترجمہ کنزالعرفان

تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اسے ہر پیدائش کا علم ہے۔۔۔۔۔۔

:::: سورۃ القیامۃ میں ہے

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَكَ سُدًى(36)اَلَمْ یَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰى(37)ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى(38)فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى(39)اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یُّحْیِ الْمَوْتٰى(40)

ترجمہ کنزالعرفان

کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ اسے آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔۔۔ کیا وہ اس منی کا ایک قطرہ نہ تھا؟ جو گرایا جاتا ہے۔۔۔ پھر خون کا لوتھڑا ہو گیا تو پیدا فرمایا پھر ٹھیک بنایا۔۔۔ تو اس سے مرد اور عورت کی دو قِسمیں بنائیں۔۔۔ کیا جس نے یہ سب کچھ کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟

(2) اللہ پاک زمین و آسمان کو پیدا کرنے پہ قادر ہے اور ان کو پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے سے بڑا ہے،، اسی طرح اللہ پاک مخلوق کو ان کی موت کے زندہ کرنے پہ قادر ہے۔۔۔۔

سورۃ الاحقاف میں ہے

اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ لَمۡ یَعۡیَ بِخَلۡقِہِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنۡ یُّحۡیِۦَ الۡمَوۡتٰی ؕ بَلٰۤی اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

ترجمہ کنزالعرفان

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں نہ تھکا، وہ اس بات پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کرے؟ کیوں نہیں، بیشک وہ ہر شے پر قادر ہے۔۔۔۔

(3) اللہ پاک زمین کو اس کی موت کے بعد بارش کے ذریعے زندہ کرتا ہے اور اس میں وہ نباتات اگاتا ہے جو اس میں پہلے نہ تھیں اسی طرح وہ مخلوق کو اس کی موت کے بعد زندہ کرے گا۔۔۔

چنانچہ سورۃ الحج میں ہے

وَ تَرَی الۡاَرۡضَ ہَامِدَۃً فَاِذَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡہَا الۡمَآءَ اہۡتَزَّتۡ وَ رَبَتۡ وَ اَنۡۢبَتَتۡ مِنۡ کُلِّ زَوۡجٍۭ بَہِیۡجٍ

ترجمہ کنزالعرفان

اور تو زمین کو مرجھایا ہوا دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں تو وہ (تروتازہ ہو کر) لہلہاتی ہے اور بڑھتی ہے اور وہ ہر قسم کا خوبصورت سبزہ اگاتی ہے۔۔۔۔

سورۃ ""ق"""میں فرمان باری تعالیٰ ہے

وَ اَحۡیَیۡنَا بِہٖ بَلۡدَۃً مَّیۡتًا ؕ کَذٰلِکَ الۡخُرُوۡجُ

::: ترجمہ کنز العرفان

اور ہم نے اس سے مردہ شہر کو زندہ کیا۔ یونہی (قبروں سے تمہارا) نکلنا ہو گا۔۔۔

سوال: لوگوں کو مرنے کے بعد دوبارہ اٹھانے میں کیا حکمت ہے؟؟

جواب

اس کی کئی حکمتیں ہیں جن میں سے دو مصنف نے ذکر کی ہیں

(1) لوگ آپس میں اختلاف کرتے ہیں،، پس اللہ پاک انہیں مرنے کے بعد دوبارہ اس لیے اٹھائے گا تاکہ حق کو قائم کرے اور جس بات میں وہ اختلاف کرتے تھے ان کے درمیان اس کا فیصلہ کر دے۔۔۔۔

سورۃ السجدہ میں اللہ پاک نے فرمایا

اِنَّ رَبَّکَ هُوَ یَفۡصِلُ بَیۡنَهُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ فِیۡمَا کَانُوۡا فِیۡهِ یَخۡتَلِفُوۡنَ۔۔۔

ترجمہ کنز العرفان

بیشک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں اس بات کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔۔۔۔

سورۃ النحل میں اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

لِیُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِیۡ یَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡهِ وَ لِیَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّهُمۡ کَانُوۡا کٰذِبِیۡنَ۔۔۔

ترجمہ کنز العرفان

تاکہ انہیں واضح کر کے وہ بات بتا دے جس میں جھگڑتے تھے اور تاکہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔۔۔

2) کچھ لوگ مومن ہیں کچھ کافر،، کچھ فرمانبردار ہیں اور کچھ نافرمان،، پس اللہ عزوجل انہیں دوبارہ اٹھائے گا تاکہ ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دے۔۔۔

سورۃ ابراھیم میں ہے

لِیَجۡزِیَ اللّٰهُ کُلَّ نَفۡسٍ مَّا کَسَبَتۡ ؕ

ترجمہ کنزالعرفان

تاکہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دے۔۔۔۔۔

سوال

اگر دوبارہ اٹھائے جانے اور آخرت میں جزاء دینے والا معاملہ نہ ہوتا تو اس کا کیا نقصان تھا؟؟؟

جواب

اگر آخرت میں سزا و جزا کا معاملہ نہ ہوتا تو اچھوں اور بروں میں کوئی فرق نہ ہوتا،، فرمانبردار اور نافرمانوں میں کوئی فرق نہ ہوتا،، تمام اچھے اور برے لوگ دنیا میں برابر ہیں بلکہ برے لوگ اچھوں کے مقابلے میں بہتر حالت پہ ہیں،، پس آخرت میں سزا و جزا کا معاملہ کرنا ضروری تھا تاکہ ان میں فرق کیا جا سکے۔۔۔۔

اللہ پاک کا سورۃ المؤمنون میں ارشاد ہے

اَفَحَسِبۡتُمۡ اَنَّمَا خَلَقۡنٰکُمۡ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمۡ اِلَیۡنَا لَا تُرۡجَعُوۡنَ۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان

تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف لوٹائے نہیں جاؤ گے؟؟؟

((الفصل الثانی))

سوال

موت اور قیامت کے درمیان کون کون سے امور واقع ہوں گے؟؟؟ نیز ان پہ ایمان لانے کا کیا حکم ہے؟؟؟

جواب

موت اور قیامت کے درمیان کچھ امور وقوع پذیر ہوں گے مثلاً قبر میں منکر نکیر کا سوال کرنا،، عذاب قبر وغیرہ۔۔۔۔

ان پہ ایمان لانا واجب ہے۔۔۔۔۔

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

سوال

قیامت کے قریب واقع ہونے والے چند امور کے نام لکھیں۔۔۔۔

جواب

چند امور ایسے ہیں جو قرب قیامت واقع ہوں گے انہیں قیامت کی نشانیاں کہا جاتا ہے،، مثلا::: دجال کا نکلنا،، یاجوج وماجوج کا نکلنا،، دابۃ الارض کا نکلنا،، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا وغیرہ۔۔۔

سوال

کیا عذاب قبر حق ہے ؟؟؟ قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کریں۔۔۔۔۔

جواب

جی ہاں،، عذاب قبر حق ہے اور اس پہ ایمان لانا واجب ہے۔۔۔۔۔

سورۃ المؤمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ(45)اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّعَشِیًّاۚ۔۔۔۔

ترجمہ کنزالعرفان

اور فرعونیوں کو برے عذاب نے آگھیرا۔۔۔ آگ پر وہ

صبح وشام پیش کیے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

اس آیت سے عذاب قبر کا ثبوت ملتا ہے کیونکہ یہ آیت قیامت سے پہلے والے عذاب کے حق میں صریح طور پر دلالت کررہی ہے،، وہ اس طرح کہ اس سے اگلی آیت کچھ یوں ہے

وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ

ترجمہ کنزالعرفان

اور جس دن قیامت قائم ہوگی،(حکم ہو گا) فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو۔۔۔۔۔

اس آیت سے وہ عذاب ثابت ہو رہا ہے جو قیامت والے دن ہو گا جبکہ اس سے پچھلی آیت سے وہ عذاب ثابت ہو رہا ہے جو قیامت سے پہلے ہو گا اور وہ قیامت سے پہلے والے عذاب سے مراد عذاب قبر ہی ہے۔۔۔۔۔۔

سوال

عذاب قبر اور منکر نکیر کے سوالات والی روایات کون سے صحابہ سے مروی ہیں؟؟؟

جواب

ان دونوں موضوعات پہ کثیر صحیح احادیث مروی ہیں اور ان کو مندرجہ ذیل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روایت کیا ہے

حضرت ابو سعید خدری، حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت عائشہ، حضرت عثمان بن عفان، حضرت براء بن عازب، حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔۔۔۔۔

ان روایات کو صحاح ستہ کے آئمہ نے بیان فرمایا ہے۔۔۔۔۔

سوال

توبہ کا دروازہ کب بند ہو گا؟؟؟

جواب

جب سورج مغرب سے طلوع ہو گا تب توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا اس کے بعد کسی کی توبہ قبول نہیں ہو گی اس سے پہلے توبہ قبول ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

چنانچہ اس حوالے سے اللہ پاک کا فرمان ہے

يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا

ترجمہ کنزالعرفان

جس دن تیرے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی اس دن کسی شخص کو اس کا ایمان قبول کرنا نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ حاصل کی ہو گی۔۔۔۔۔

جامعۃ المدینہ گجرات

((الفصل الثالث فی یوم القیامۃ وأحوالہ))

سوال

قیامت کے دن چند ایک واقع ہونے والے امور کے نام لکھیں۔۔۔۔۔

جواب

قیامت والے دن کئی امور واقع ہوں گے جن میں سے چند یہ ہیں

پل صراط سے گزرنا، اعمال کا تولا جانا، حساب دینا، بدلہ دینا، اعمال کو پڑھنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے پانی پینا اور شفاعت نصیب ہونا، اعضاء کا گواہی دینا۔۔۔۔۔۔

سوال

مذکورہ بالا تمام امور کو قرآنی دلائل کی روشنی میں ثابت کریں۔۔۔۔۔

جواب

1)پل صراط سے گزرنا

قرآن کریم میں اللہ پاک کا فرمان ہے

فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ

ترجمہ کنزالعرفان

پھر ان سب کو دوزخ کا راستہ دکھاؤ۔۔۔۔

2)اعمال کا تولا جانا

قرآن کریم میں اللہ پاک نے فرمایا

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ

ترجمہ کنزالعرفان

اور اس دن وزن کرنا ضرور برحق ہے۔۔۔۔

ایک اور جگہ پہ فرمایا

وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ

ترجمہ کنزالعرفان

اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو رکھیں گے۔۔۔۔

3)حساب کا ہونا

سورۃ الانشقاق میں فرمان الٰہی ہے

فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا

ترجمہ کنزالعرفان

تو عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔۔۔۔

4)قصاص دلانا

::: قصاص کے حوالے سے فرمان الٰہی ہے

وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور انبیاء اور گواہی دینے والے لائے جائیں گے۔۔۔۔

5)اعمال نامہ پڑھنا

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے

وَ كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖؕ-وَ نُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا

ترجمہ کنزالعرفان

اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگا دی ہے اور ہم اس کیلئے قیامت کے دن ایک نامہ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔۔۔

6)حوض کوثر

اللہ پاک کا فرمان ہے

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ

ترجمہ کنزالعرفان

اے محبوب!!! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔۔۔

7)شفاعت

شفاعت کے بارے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ترجمہ کنزالعرفان

قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو ایسے مقام پر فائز فرمائے گا کہ جہاں سب تمہاری حمد کریں۔۔۔

8)اعضاء کا گواہی دینا

::: اس حوالے سے اللہ عزوجل نے فرمایا

یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

::: ترجمہ کنزالعرفان

مرکزی جامعة المدینة گجرات

جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔۔۔۔۔

سوال

قیامت کے دن واقع ہونے والے امور کے احادیث کن کن صحابہ سے مروی ہیں؟؟؟

جواب

پل صراط والی احادیثِ حضرت ابوہریرہ، حضرت حذیفہ، حضرت عائشہ، حضرت ابوسعید خدری، حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہیں اور امام مسلم، امام ترمذی، ابو بکر بن ابی شیبہ وغیرہ نے ان کی تخریج کی ہے۔۔۔۔۔۔

میزان والی احادیث حضرت عائشہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں۔۔۔۔۔

حساب والی احادیث حضرت عائشہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ابوبرزہ اسلمی، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔۔۔۔۔

قصاص والی احادیث حضرت ابوہریرہ، حضرت ابوسعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔۔۔۔۔

اعمال نامہ پڑھنے والی احادیث حضرت عبد اللہ بن عمرو، حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔۔۔۔۔

حوض کوثر والی احادیث حضرت ثوبان، حضرت ابوذر، حضرت عائشہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو، حضرت ام سلمہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت سہل بن سعد، حضرت عمر بن خطاب، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں۔۔۔۔۔۔

شفاعت والی احادیث حضرت حذیفہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابو امامہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت عمران بن حصین وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں۔۔۔۔۔۔

اعضاء کا انسان کے خلاف گواہی دینے والی احادیث حضرت انس بن مالک اور حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں۔۔۔۔۔۔

((الفصل الرابع فی الجنۃ والنار))

سوال

جنت و دوزخ کو اللہ عزوجل نے کیوں بنایا؟؟؟ نیز ان میں کون کون داخل ہوں گے؟؟؟

جواب

جنت کو اللہ نے اس لیے بنایا تاکہ اپنے فرمانبردار بندوں کو جزاء دے اور دوزخ اس لیے بنائی تاکہ اپنے نافرمان بندوں کو سزا دے۔۔۔۔۔

جنت میں اہل سعادت لوگ داخل ہوں گے اور وہ مومنین ہیں جبکہ دوزخ میں گناہگار مسلمان اور کفار داخل ہوں گے۔۔۔۔۔

سوال

جنت میں ملنے والی نعمتیں النور المبین کی روشنی میں بیان کریں۔۔۔۔۔

جواب

جنت میں جنتیوں کو انواع قسم کی نعمتیں ملیں گی مثلا::: کئی اقسام کے کھانے اور مشروبات، حوریں، خدام، محلات وغیرہ۔۔۔۔

جنت کی نعمتوں کے بارے میں فرمان الہی ہے

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا(12) مُّتَّكِـٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىٕكِ ۚ- لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا(13) وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا(14) وَ
يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠(15) قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا(16) وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا(17) عَيْنًا فِيْهَا
تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا(18) وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ- اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا(19) وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا(20)

ترجمہ کنزالعرفان

اور ان کے صبر کے سبب انہیں جنت اور ریشمی کپڑے بدلے میں دے گا۔ وہ جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے، نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے اور نہ سخت سردی۔۔۔ اور اس کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور جنت کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے۔۔۔۔ اور ان پر چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کے دَور ہوں گے جو شیشے کی طرح ہوں گے۔ چاندی کے شفاف شیشے جنہیں پلانے والوں نے پورے اندازہ سے (بھر کر) رکھا ہوگا۔۔۔ اور جنت میں انہیں ایسے جام پلائے جائیں گے جس میں زنجبیل ملا ہوا ہوگا۔ (زنجبیل) جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا جاتا ہے۔۔۔۔ اور ان کے آس پاس ہمیشہ رہنے والے لڑکے (خدمت کیلئے) پھریں گے جب تو انہیں دیکھے گا تو تُو انہیں بکھرے ہوئے موتی سمجھے گا۔۔۔۔ اور جب تو وہاں دیکھے گا تو نعمتیں اور بہت بڑی سلطنت دیکھے گا۔۔۔۔

سوال

کیا جنت کی نعمتیں فنا ہوں گی؟؟؟

جواب

جی نہیں بلکہ وہ ہمیشہ رہیں گی جیسا کہ اللہ پاک نے جنتیوں کے بارے میں فرمایا

خالدین فیہا ابدا

ترجمہ

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔۔۔۔۔

سوال

دوزخ میں کون لوگ داخل ہوں گے ؟؟؟ نیز وہاں کے عذاب کی کیفیت بیان کریں۔۔۔۔۔

جواب

دوزخ میں گناہگار مسلمان اور کفار داخل ہوں گے اور ان کو طرح طرح کے عذابات دیے جائیں گے،، چنانچہ قرآن مجید میں فرمان الٰہی ہے

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا (21) لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰبًا (22) لّٰبِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا (23) لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا (24) اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا (25) جَزَآءً وِّفَاقًا (26)

ترجمہ کنزالعرفان

بیشک جہنم تاک میں ہے۔۔۔ سرکشوں کے لئے ٹھکانہ ہے۔ اس میں مدتوں رہیں گے۔ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے اور نہ کچھ پینے کو۔ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کی پیپ۔ برابر بدلہ ہو گا۔۔۔۔

سوال: کیا دوزخ میں کفار کو موت آئے گی ؟؟؟

جواب: جی نہیں بلکہ وہ ہمیشہ زندہ رہ کر عذاب کا مزا چکھیں گے،، چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ- لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ- كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ

ترجمہ کنزالعرفان

اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ ان پر قضا آئے کہ وہ مر جائیں اور نہ ان سے جہنم کا عذاب کچھ ہلکا کیا جائے گا، ہم ہر بڑے ناشکرے کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔۔

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

سوال: کیا کفار کی طرح مسلمان بھی ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ؟

جواب: جی نہیں بلکہ کچھ گناہگار مسلمان تو وہ ہوں گے جنہیں اللہ اپنے فضل و کرم کے سبب معاف کر دے گا اور کچھ ایسے ہوں گے جو اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لیے دوزخ میں جائیں گے لیکن پھر اللہ عزوجل کی رحمت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے وہ وہاں سے نکال کر جنت میں داخل کر دیے جائیں گے،،اس پہ قرآنی دلیل مندرجہ ذیل ہے :::

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ

::: ترجمہ کنزالعرفان

توجو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔۔۔۔

چونکہ مسلمانوں نے دنیا میں ایمان لا کر بھلائی والا عمل کیا ہو گا اس لیے ان کو دوزخ سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائے گا۔۔۔۔۔۔

((خاتمۃ الکتاب))

سوال: تمام بھلائیوں کی اصل کیا ہے ؟

جواب: تمام بھلائیوں کی اصل ""ایمان لانا"" ہے کیونکہ نیک اعمال تبھی قبول ہوں گے جب بندہ ایمان والا ہو گا۔۔۔۔

سوال : مصنف نے کتاب کے خاتمہ میں کتنے اور کون سے امور کی وصیت فرمائی ہے ؟؟؟

جواب: مصنف نے چار کاموں کی وصیت فرمائی ہے

(1) قرآن کریم کی تلاوت کرنا، اس کی آیات میں غور وفکر کرنا اور اس کے مفاہیم کو سمجھنا۔۔ پس قرآن کریم دلوں کو منور کر دیتا ہے اور سینوں کو کھول دیتا ہے۔۔۔

::: اللہ عزوجل کا فرمان ہے

اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَهۡدِىۡ لِلَّتِىۡ هِىَ اَقۡوَمُ

::: ترجمہ کنزالعرفان

بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔۔۔۔

(2) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پڑھنا،، سیرت رسول کا مطالعہ کرنا اور اس پہ عمل کرنا۔۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"" میں نے تم میں دو امور چھوڑے ہیں جب تک تم ان کو پکڑے رکھو گے تب تک تم گمراہ نہیں ہو گے وہ کتاب اللہ اور میری سنت ہے""۔۔۔۔۔

(3) سلف وصالحین مثلا صحابہ کرام، تابعین وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور ان کی اقتداء کرنا۔۔۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"" میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم جس کی اقتداء کرو گے کامیاب ہو جاؤ گے ""۔۔۔۔۔

(4) اللہ سے ڈرنا، اس کی اطاعت پہ استقامت اختیار کرنا اور اس کی نافرمانیوں سے بچنا کیونکہ اس سے انسان کی بصیرت کے نور میں اضافہ ہوتا ہے،، جیسا ::: کہ فرمان باری تعالیٰ ہے

وَیَزِیۡدُ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اہۡتَدَوۡا ہُدًی ؕ

::: ترجمہ کنزالعرفان

اور ہدایت پانے والوں کی ہدایت کو اللہ اور زیادہ بڑھا دیتا ہے۔۔۔

سوال: مصنف نے ہمیں کتنی اور کون سے چیزوں سے بچنے کا حکم دیا ہے؟؟؟

جواب: مصنف نے دو چیزوں سے بچنے کی نصیحت کی ہے

(1) غیر شرعی علوم مثلا فلسفہ وغیرہ میں مشغول نہ ہونا کیونکہ ان کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ یہ انسان کا ایمان کا کمزور کرتے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فلسفہ کی کتابوں کو سمندر میں پھینک دینے کا حکم دیا تھا۔۔۔۔۔

(2) متشابہات کے بارے میں سوال کرنے سے بچنا کیونکہ اس سے دل میں شک پیدا ہو جاتا ہے اور انسان ہلاک ہو جاتا ہے،، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"" تم سے پہلے لوگ سوال کی کثرت اور انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے ""۔۔۔۔۔

سوال: شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟؟؟

جواب: شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے انسان کو چار کام کرنے چاہئیں

(1)وہ شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا""جو کوئی اپنے دل میں وسوسہ پائے تو کہے::: آمنت باللہ، ایک اور روایت میں ہے کہ وہ اللہ کی پناہ مانگے""-----

(2)اسے چاہیے کہ اللہ کا ذکر کرے کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ- اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ

::: ترجمہ کنزالعرفان

جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں، سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں----

(3)دلائل وبراہین میں غور وفکر کرنا، چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے

اِنَّ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّهُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیۡطٰنِ تَذَكَّرُوۡا فَاِذَا هُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ

::: ترجمہ کنزالعرفان

بیشک پرہیزگاروں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال آتا ہے تو وہ (حکمِ خدا) یاد کرتے ہیں پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں----

(4) کسی سنی عالم سے سوال کرنا، اللہ پاک کا فرمان ہے

فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ

ترجمہ کنزالعرفان

اے لوگو!!! اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو----